REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 8.

جلد ۳۲ — شمارہ ۲۹

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN — 143516

۱۰ شوال ۱۴۰۳ ھ — ۲۱ وفا ۱۳۶۲ ہش — ۲۱ جولائی ۱۹۸۳ ء

اخبار احمدیہ

قادیان: ۱۷ وفا (جولائی) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران قادیان تشریف لانے والے مہمانان کرام کی زبانی ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان: ۱۷ وفا (جولائی) - مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان، محترمہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

ناظر امور عامہ (دستخط)

جماعت احمدیہ میں بڑی تیزی کے ساتھ رونما ہونے والی انقلابی علامات
ایک خوش آئند مستقبل اور عظیم روحانی انقلاب کا پتہ دے رہی ہیں

"میں اپنے وجود کا ذرّہ ذرّہ اس راہ میں جھونک بیٹھا ہوں اور میری دعا ہے کہ ساری جماعت اپنی ساری طاقتیں غلبۂ اسلام کی خاطر داؤ پر لگا دے!"

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نام حضور ایدہ اللہ الودود کا انتہائی روح پرور اور مشفقانہ مکتوب

یکم رمضان المبارک کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے ایک ذاتی مکتوب کے جواب میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے جو مکتوب تحریر فرمایا اس کا ایک ایک لفظ غلبۂ اسلام کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دلی تڑپ اور بے چینی کا آئینہ دار ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے ازدیاد علم و ایمان کی غرض سے حضور پرنور کے اس انتہائی روح پرور اور مشفقانہ مکتوب گرامی کا ایک معتدبہ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے ——— (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھوالناصر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پیارے برادرم مرزا وسیم احمد صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

دعاؤں اور تمناؤں سے لبریز آپ کا پُرخلوص خط ملا۔ معلوم ہوتا ہے آپ بڑی گہری نظر سے اُن انقلابی علامات کا مطالعہ کر رہے ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی تقدیر خاص کے تابع جماعت میں بڑی تیزی سے ظاہر ہو رہی ہیں۔ یہ ایک ایسے خوش آئند مستقبل اور عظیم روحانی انقلاب کا پتہ دے رہی ہیں جن کو دیکھنے کے لئے نگاہیں ترس رہی ہیں۔ اور جن کے عاشقانہ استقبال کے لئے میری آنکھیں فرش راہ بنی ہوئی ہیں۔ اپنے وجود کا ذرّہ ذرّہ میں اس راہ میں جھونک بیٹھا ہوں۔ اور دن رات میری یہی تمنا اور یہی میری دعا ہے کہ ساری جماعت اپنی ساری طاقتیں ایک عظیم اجتماعی ارادہ اور عزم کے ساتھ غلبۂ اسلام کی خاطر داؤ پر لگا دے۔ پھر یقیناً وہ انقلاب جو خوابوں کی طرح دست امکان کی پہنچ سے دور دکھائی دیتا ہے بڑی تیزی کے ساتھ ایک عظیم حقیقت بن کر ہماری طرف بڑھتا ہوا نظر آئے گا۔ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ جماعت قادیان اور جماعت ہائے ہندوستان کو بار بار اس حقیقت کی طرف توجہ دلائیں کہ اگر وہ دعاؤں میں خون جگر بھر دیں گے تو اُن کے اعمال کی رگوں میں ایک نیا اور تازہ، پُر ولولہ خون دوڑنے لگے گا۔

والسلام ....

خاکسار:- مرزا طاہر احمد

۲۹-۶-۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ ء

کیا آپ پسند کریں گے؟

ہر جماعتی جریدہ مستقبل کے مؤرخ کے لئے سلسلہ کی مستند تاریخ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر آپ کے ذمہ بدر کا سالانہ زر اشتراک یا اُجرت اشتہار واجب الادا ہے اور ادارہ بدر کی طرف سے متعدد یاددہانیاں بھی مل چکی ہیں تو کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کا نام نادہندہ یا نادار کی حیثیت سے بدر کے صفحات میں شائع ہو کر مستقل طور پر سلسلہ کی تاریخ میں محفوظ ہو جائے؟ ادارے نے محض اسی خیال سے اس مروجہ طریق کو بند کیا ہے اور اُمید کرتا ہے کہ اس ضمن میں اُسے آپ کا بھی مخلصانہ تعاون حاصل ہوگا ——— !!

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ہارڈویئر مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

تجدید الخلافۃ

قصیدۃ من تالیف السید محمود احمد عبد القادر عودہ۔ الکبابیر جبل الکرمل حیفا
ترجمہا فی الاردیۃ السید محمد کریم الدین الشاہد استاذ المدرسۃ الاحمدیۃ بقادیان۔

فِی ذِکْرِ تَجْدِیْدِ الْخِلَافَۃِ ثَانِیًا | فِیْ اُمَّۃِ الْاِسْلَامِ بِالْقُرْاٰنِ

یہ قصیدہ اُمتِ مسلمہ میں قرآن کے ذریعہ خلافت کی دوبارہ تجدید کے ذکر میں ہے

بِمَشِیْئَۃِ الرَّحْمٰنِ جَاءَ مُجَدِّدًا | وَمِنَ الثُّرَیَّا ھَلَّ بِالْاِیْمَانِ

خدائے رحمٰن کی مشیت کے تحت (مسیح مہدیؑ) تجدید دین کرتا ہُوا آیا اور ثریا سے ایمان لیکر نمودار ہُوا

[illegible] اَحْمَدُ تَابِعًا لِمُحَمَّدٍ | لِیُعِیْدَ مَجْدَ الدِّیْنِ فِی الْاَکْوَانِ

یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں [illegible] تاکہ دنیا میں دین کی شان کو دوبارہ واپس لے آئیں

[illegible] تَبَاشِیْرُ الْحَیَاۃِ لِاُمَّۃٍ | اَلْاِسْلَامِ فِیْ بَعْثِ الْہُدٰی اٰیَۃٍ ثَانٍ

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں اُمتِ مسلمہ کو زندگی کی خوشخبری ظاہر ہوئی۔!

وَعْدٌ تَحَقَّقَ مِنْ نَذِیْرِ عَالِمٍ | فِیْہِمَا سَیَاْتِیْ اٰخِرَ الْاَزْمَانِ

آخری زمانہ میں آنے والے موعود کے بارہ میں عالم نذیر و عالم کا جو وعدہ تھا وہ پورا ہوگیا

ھٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَالَ عَنْہُ نَبِیُّنَا | فَاِمَامُنَا مِنَّا اَتٰی بِاَمَانٍ

وہ شخص اگر جس کے بارے میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ پس ہمارا امام ہم ہی میں سے عین وقت پر آگیا۔

شَہِدَتْ لَہٗ شَمْسُ السَّمَاءِ وَبَدْرُھَا | بِکُسُوْفِہَا وَالْخَسْفِ فِیْ رَمَضَانِ

جن کے لئے آسمان کے سورج اور چاند نے رمضان کے مہینے میں اپنے گرہن کے ساتھ گواہی دی۔

ھُوَ فَارِسِیٌّ فَارِسٌ قَھَرَ الْعِدَا | بِبَلَاغَۃِ الْاِعْجَازِ فِی الْقُرْاٰنِ

وہ فارسی الاصل ہے۔ اور ایسا شہسوار ہے جو دشمنوں پر قرآنی اعجاز کی بلاغت سے غالب آیا۔

وَلَقَدْ تَحَدَّی الْعَالَمِیْنَ بِحُجَّۃٍ | فِیْ مَنْطِقٍ وَبِحُجَّۃٍ کَسِنَانِ

آپؑ نے تمام دنیا کو علم کلام میں ایسے دلائل کے ساتھ چیلنج دیا جو ایک کسوٹی کی طرح ہیں۔

[illegible] بَدَتْ کَالشَّمْسِ اٰیَۃُ صِدْقِہٖ | نُوْرٌ یَشِعُّ عَلَی الْوَرٰی بِحَنَانِ

یہاں تک کہ آپؑ کی صداقت کا نشان سورج کی طرح ظاہر ہُوا۔ آپؑ ایسا نور ہیں جو مخلوق پر نہایت شفقت سے پھیل رہا ہے

قَصْرُ الْخِلَافَۃِ قَدْ بَنَاہُ مُجَدِّدًا | صَرْحٌ قَوِیٌّ شَامِخُ الْبُنْیَانِ

آپؑ نے خلافت کے محل کو دوبارہ مضبوط اور شاندار بنیادوں پر استوار فرمایا ہے!

فِیْہِ الْخَلِیْفَۃُ قَائِمٌ بِاُمُوْرِہٖ | یَدْعُوْ لِاِیْمَانِ بَنِی الْاِنْسَانِ

اس قصرِ خلافت میں خلیفہ اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے اور بنی نوع انسان کے ایمان کی دُعائیں کر رہا ہے

لِلسِّلْمِ لِلْاِسْلَامِ دِیْنِ مُحَمَّدٍ | وَلِاتِّبَاعِ شَرِیْعَۃِ الْفُرْقَانِ

صلح و آشتی، محمد صلعم کے دین اسلام اور شریعتِ فرقانیہ کے پیروکاروں کے لئے (دُعائیں کر رہا ہے)

اِذْ قَامَ نُوْرُ الدِّیْنِ یَحْمِیْ عَھْدَھَا | فِیْنَا بِفَضْلِ مَشِیْئَۃِ الرَّحْمٰنِ

اس خلافت کا قیام اُس وقت ہُوا جبکہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ خدائے رحمٰن کی مشیت کے مطابق تختِ خلافت پر متمکن ہوئے۔

وَمُمَکِّنًا لِلدِّیْنِ مِنْ کَیْدِ الْعِدَا | لِلْمُؤْمِنِیْنَ کَجُنَّۃٍ وَ اَمَانٍ

آپؓ نے دشمنوں کی تدابیر کے مقابل پر مومنوں کے لئے ایک ڈھال اور پناہ بن کر دین کو مضبوط کیا۔

وَبَشِیْرُ دِیْنِ الْمُصْطَفٰی مِنْ بَعْدِہٖ | مَحْمُوْدُ اَحْمَدُ مُصْلِحٌ لِزَمَانٍ

آپؓ کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود خلیفہ ہوئے —!!

ھُوَ ابْنُ اَحْمَدِنَا الْمَسِیْحِ وَخَادِمٌ | لِمُحَمَّدٍ وَھُوَ الْخَلِیْفَۃُ الثَّانِیْ

آپؓ (مصلح موعود) سیدنا حضرت احمد مسیح موعودؑ کے بیٹے اور حضرت محمد صلعم کے خادم اور دُوسرے خلیفہ ہیں۔

حَمَلَ الْاَمَانَۃَ مُدَّۃً زَادَتْ عَلٰی | خَمْسِیْنَ حَوْلًا لِلْخِلَافَۃِ بَانِیْ

آپؓ نے بارِ خلافت کی امانت کو پچاس سال سے زائد مدت تک اُٹھائے رکھا۔

وَبِعَھْدِہٖ التَّبْشِیْرُ بِالْاِسْلَامِ قَدْ | عَمَّ الْبِلَادَ بَعِیْدَھَا وَالدَّانِیْ

آپؓ کے عہدِ خلافت میں اسلام کی تبلیغ دور و نزدیک کے تمام ممالک میں پھیل گئی!

شَادَ الْمَسَاجِدَ فِیْ بِلَادِ اَھْلُھَا | لَمْ یَسْمَعُوْا مِنْ قَبْلُ صَوْتَ اَذَانٍ

آپؓ نے ایسی اقوام کے ملکوں میں مساجد بنائیں، جنہوں نے پہلے کبھی اذان کی آواز بھی نہ سُنی تھی۔

مِنْ بَعْدِہٖ قَدْ قَامَ نَاصِرُ اَحْمَدَ | وَحَفِیْدُ اَحْمَدِنَا الْمَسِیْحِ الثَّانِیْ

آپؓ کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب، سیدنا حضرت احمد مسیح موعودؑ کے پوتے منصبِ خلافت پر سرفراز ہوئے

ھُوَ ثَالِثُ الْخُلَفَاءِ بَعْدَ مَسِیْحِنَا | شَھِدَتْ لَہُ الْاَبْطَالُ فِی الْمَیْدَانِ

آپؒ مسیح موعودؑ کے بعد تیسرے خلیفہ ہیں۔ میدانِ مقابلہ میں قوم کے سرداروں نے بھی آپؒ کے حق میں گواہی دی

لَمَّا انْبَرٰی لِلدِّیْنِ یُعْلِیْ مَجْدَہٗ | وَیَذُوْدُ عَنْہُ بِحُجَّۃٍ وَبَیَانٍ

جب آپؒ دینِ اسلام کی خاطر اس کی شان بلند کرنے اور اس کا دفاع کرنے کے لئے دلائل و براہین کیساتھ مقابلہ کیلئے نکلے

جَابَ الْبِلَادَ شِمَالَھَا وَجُنُوْبَھَا | وَالْمَشْرِقَیْنِ وَمَغْرِبَ الْبُلْدَانِ

(تو) آپؒ نے شمال و جنوب اور مشرق و مغرب کے ملکوں کا دورہ فرمایا۔

وَبِقَلْبِ لَنْدَنَ قَامَ یَدْعُوْ اَھْلَھَا | لِلسِّلْمِ لِلْاِسْلَامِ لِلْقُرْاٰنِ

اور قلب لندن میں کھڑے ہو کر آپؒ نے اہلِ یورپ کو صلح و آشتی، اسلام اور قرآن کی طرف دعوت دی۔

قَبِلَ التَّحَدِّیْ مِنْ جُمُوْعِ قَسَاوِسٍ | وَاَمَامَہٗ فَرُّوْا مِنَ الْمَیْدَانِ

آپؒ نے پادریوں کے گروہ کے چیلنج کو قبول کیا۔ لیکن وہ آپؒ کے سامنے میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

وَاللّٰہُ اَیَّدَہٗ بِنَصْرٍ کَامِلٍ | مِنْ عِنْدِہٖ ذَا الْمَجْدِ وَالْاِحْسَانِ

اللہ تعالیٰ نے جو ذوالمجد و الاحسان ہے، آپؒ کی کامل تائید و نصرت فرمائی ہے۔

وَاِمَامُنَا الْحَالِیْ طَاھِرُ اَحْمَدَ | اٰیَتُہٗ [illegible] الرَّبَّانِیْ

ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہیں۔ آپ بھی مسیح موعودؑ کے پوتے ہیں

ھُوَ رَابِعُ الْخُلَفَاءِ لِلْمَھْدِیِّ مَنْ | اخْتَارَہُ الْمَوْلٰی لِرِفْعَۃِ شَانِ

آپ مہدی موعودؑ کے چوتھے خلیفہ ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے آپ کی بلند شان کی وجہ سے منتخب فرمایا ہے

لِلْمُسْلِمِیْنَ یُقِیْلُھُمْ مِنْ عَثْرَۃٍ | وَیَقُوْدُھُمْ لِاَمَانٍ

مسلمان جن لغزشوں میں مبتلا ہیں ان سے درگذر کرکے آپ [illegible]

وَیُعِیْدُھُمْ لِلدِّیْنِ لِلْاِسْلَامِ کَیْ | یَعْلُوْ بِہٖ لِلْمَجْدِ طَوْرًا ثَانِیْ

آپ انہیں دینِ اسلام کی طرف واپس لا رہے ہیں تاکہ دوبارہ دینِ اسلام کی شان کو بلند کیا جائے

وَلَقَدْ بَدَا عَھْدُ التَّرَقِّیْ بِعَھْدِہٖ | لِلدِّیْنِ حَیْثُ یَسُوْدُ فِی الْبُلْدَانِ

آپ کے عہدِ خلافت میں دین کے دورِ ترقی کا آغاز ہوچکا ہے جبکہ آپ ملکوں اور شہروں میں دین کی قیادت فرما رہے ہیں

ظَھَرَتْ تَبَاشِیْرُ الصَّبَاحِ وَاَشْرَقَتْ | شَمْسُ السَّلَامِ تُنِیْرُ فِی الْاَکْوَانِ

طلوعِ صبح کی خوشخبری ظاہر ہو چکی ہے۔ اور امن و سلامتی کا سورج طلوع ہو کر تمام دنیا کو روشن کر رہا ہے!

یَا رَبِّ بَارِکْ عَھْدَہٗ وَجُھُوْدَہٗ | فِیْ نَشْرِ دِیْنِ السِّلْمِ وَالْقُرْاٰنِ

اے خدا! آپ کے دورِ خلافت کو اور دینِ اسلام، قرآن اور امن کی اشاعت میں آپ کی مساعی کو بابرکت فرما

نَدْعُوْ مِنَ الْمَوْلٰی بِطُوْلِ بَقَائِہٖ
ہم خدا تعالیٰ سے آپ کی درازی عمر اور
فِیْنَا بِخَیْرٍ شَامِلٍ وَ اَمَانٍ
خیر و عافیت کے لئے دُعا گو ہیں۔!

حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے موصولہ

تہنیتِ عید پر مشتمل رُوح پرور برقی پیغام

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت عید الفطر کے مُبارک و مسعود موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام اہلِ قادیان اور احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے تہنیتِ عید پر مشتمل جو رُوح پرور برقی پیغام ارسال فرمایا اس کا اُردو ترجمہ افادہ قارئین کے لئے درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کی دردمندانہ دُعاؤں اور دلی تمناؤں کا مورد بنتے ہوئے غلبۂ اسلام سے متعلق اپنی اہم جماعتی ذمہ داریوں کو بطریقِ احسن پورا کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضور فرماتے ہیں:۔

”مَیں آپ سب کے لئے ایک بہت پُرمسرت عید کا متمنی ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ یہ عید آپ سب کے لئے حقیقی امن و سکون اور خوشحالی لانے کا موجب بنے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ایمانوں میں مزید پختگی اور مضبوطی پیدا فرمائے اور آپ کے قلوب دائمی مسرت سے معمور ہوں۔ خدا کرے کہ آپ کے اندر اس عید کے نتیجہ میں عظیم رُوحانی تبدیلی اور خدمتِ اسلام کے عزم کی تجدید کا ولولہ پیدا ہو۔ اور آپ سب اپنی ذمہ داریوں کو پہلے سے بہتر طور پر پُرخلوص جذبہ کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں۔ تا ہم سب اسلام کے آخری غلبہ کی عید کی صبح کو جلد طلوع ہوتے دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے افضال اور برکات سے نوازے۔“ —— (آمین)

انصار اللہ خصوصیت کے ساتھ رضاکارانہ وقف کی طرف توجہ کریں

سلسلہ کو خدمت کرنے والوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر شعبہ میں کارکنوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے!!

ہمیں ان دیوانوں کی ضرورت ہے جو دنیا کی چمک دمک کو اپنی ٹھوکروں سے رد کر دیں

آنحضرت کے دیوانوں نے دنیا میں عظیم انقلاب برپا کر دیا اور اسے تباہی سے بچا لیا تھا!

نئی نئی بد رسوم کے خلاف جہاد کا کام میں خصوصیت کے ساتھ انصار اللہ کے سپرد کرتا ہوں

سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۸۲ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا بہت ہی احسان ہے

اور اس کی حمد کے گیت گانے چاہئیں کہ وہ جماعت احمدیہ کو مسلسل نیکی کے ہر میدان میں پہلے سے آگے ہی آگے بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ ہمارا ہر اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پہلے سے زیادہ بابرکت اور زیادہ پُررونق ہوتا ہے۔ اور ہر اجتماع پر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ شامل ہونے والے نئی امنگیں اور نئے ولولے لے کر واپس جاتے ہیں۔ اور ان کا آنے والا سال پچھلے سال سے ہر پہلو سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا یہ ایک ایسا زندہ نشان ہے جسے دنیا کی کوئی مخالفت کبھی بھی جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکی۔ اور کبھی بھی دنیا کی کوئی مخالفت اللہ کی اس نصرت کے نشان کو جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکے گی۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کے فضل اور اسی کے رحم کے ساتھ اسی کی رحمت اور نصرت اور برکتوں کے سایہ تلے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

اعداد و شمار کے لحاظ سے بعض پہلوؤں سے اگرچہ تعداد میں معمولی سی کمی نظر آتی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مجموعی لحاظ سے خدا کے فضل سے تعداد میں یعنی آج پہلے دن شامل ہونے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ مجالس کی تعداد کی شرکت کا جہاں تک تعلق ہے گزشتہ سال سے یہ شرکت کم ہے یعنی ۲۳۲ کے مقابل پر آج جب وقت رجسٹریشن بند کی گئی اس وقت تک ۱۷۱ مجالس شریک ہوئی تھیں۔ اور اراکین کی شرکت کے لحاظ سے بھی بہت معمولی یعنی ۳۱ کی کمی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر زائرین جو رجسٹرڈ نہیں ہوئے اور اس تعداد میں شامل نہیں ان کی تعداد گزشتہ سال سے تقریباً ۹۹۶ زیادہ ہے۔ ایک پہلو سے جو معمولی سی کمی واقع ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرے پہلو سے اس کو پورا فرما دیا ہے۔ اور تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور ہمارے دل اس کی رضا پر بہت راضی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جہاں تک سائیکل سواران کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ انصار نے

نئی منزلیں

طے کی ہیں۔ اس میں بہت سی ایسی مجالس شامل ہوئی ہیں جو اس سے پہلے کبھی شامل نہیں ہوئی تھیں۔ مثلاً جھنگ۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ ملتان اور اوکاڑہ کی مجالس پہلے کبھی سائیکل سوار بھیجنے کی توفیق نہیں پاتی تھیں۔ اب اللہ کے فضل سے انہوں نے بھی انصار سائیکل سوار وفود یہاں بھجوائے ہیں۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے [illegible] اور عمر کے لحاظ سے طے ہوئی ہیں کہ پہلے جو انصار سائیکلوں پر آیا کرتے تھے ان کی اوسط عمر بالعموم چھوٹی ہوتی تھی۔ یعنی خدام کی عمر سے نکل کر جب وہ انصار اللہ میں داخل ہوتے تھے تو قریب کے زمانہ میں وہ اپنے آپ کو اس قابل سمجھتے تھے کہ سائیکل پر سفر کر سکیں۔ گزشتہ سال خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ دوست نسبتاً زیادہ عمر کے بھی سائیکلوں پر تشریف لائے تھے لیکن اس سال ان کوششوں میں بہت نمایاں اضافہ ہوا جو انصار کی جواں ہمتی کا اس لحاظ سے ایک نشان ہے کہ سائیکل سواران میں ایک اسّی سالہ بزرگ بھی شامل ہیں۔ یہ بزرگ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاتے ہوئے بڑی جواں ہمتی کے ساتھ چک ۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ سے سائیکل پر ربوہ پہنچے ہیں۔ یہ تو نسبتاً نزدیک کا فاصلہ ہے۔ انصار کے ایک جواں ہمت رکن مکرم علی محمد صاحب جن کی عمر ۷۵ سال ہے تھرپارکر سندھ سے ۸۰۰ میل کا سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک نومسلم نوجوان ہیں جن کے والدین ابھی تک ہندو ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قبول اسلام کی توفیق پائی ہے۔ اس سال خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر بھی سائیکل پر آئے تھے۔ ان کو ایسا لطف آیا کہ اب انصار اللہ کے اجتماع پر بھی ساتھ چل پڑے اور اس بزرگ دوست علی محمد صاحب کے ساتھی بن کر پھر تشریف لائے ہیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ الحمدی

بوڑھے دل بدن جوان ہوتے جا رہے ہیں

انصار اللہ کے لئے یہ خوشی کی بات ہے۔ اور خدام الاحمدیہ کے لئے ایک لحاظ سے لمحہ فکریہ۔ [illegible] انصار کے ساتھ ہوا کرتا تھا یعنی جیسے پہلے تک یہی کیفیت تھی [illegible] انصار اللہ کا ایک رکن تھا۔ اگرچہ خدام [illegible] اپنے بھائی اور بیٹے [illegible] کے پیش نظر میری [illegible] بھی یہی ہوتی تھی اور دعا بھی ہوتی تھی کہ [illegible]۔ لیکن اب تو دونوں ہی ساتھ ہو گیا ہوں۔ اس لئے یہ بہت مشکل ہے کہ ایک کے لئے دوسرے سے زیادہ دعا کروں۔ اب تو یہ حال ہے کہ دونوں [illegible] آپس کو اپنے اپنے دائرہ میں [illegible] کا مقابلہ جاری رکھنا چاہئے۔ [illegible] پہلے سے بڑھ کر دعا کرنی چاہئیں۔ [illegible] بڑھاپے کا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] نسبتاً زیادہ [illegible] اور بوڑھوں کو آگے نہ نکلنے دیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ہماری اجتماعی زندگی کے بعض پہلو ایسے ہیں جن میں

انصار اللہ کو بہرحال خدام پر فوقیت حاصل ہے

وہ عمر کے لحاظ سے جماعت کے ایسے طبقہ میں شامل ہیں جن کو عموماً عبادت کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ دعاؤں کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ بعض انصار تو ایسے بھی ہیں جو لیٹے رہتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں کر سکتے مگر ان کی دعاؤں میں اتنی قوت اور اتنی شوکت ہوتی ہے کہ وہ بیٹھے بیٹھے دوڑنے والوں سے آگے نکل جاتے ہیں۔ ایسے ہی انصار بزرگوں میں سے حضرت ڈاکٹر محمد الدین صاحب ہیں جن کی عمر اس وقت سو سال سے کچھ تجاوز کر چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور نہایت مخلص خدام میں سے ہیں۔ چارپائی پر پڑے ہوئے ہیں۔ بولنے کی بھی پوری طاقت نہیں۔ لیکن جب میں سپین سے واپس آ کر ان سے ملنے گیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تمام عرصہ وہ دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریبات کو کامیاب کرے۔ نیز فرمایا کہ میرے دل میں یہ حسرت رہی کہ کاش! میں بھی شامل ہو سکتا۔ میں نے کہا آپ کی جگہ خدا تعالیٰ کے فرشتے شامل ہو رہے تھے۔ آپ کی

یہ دنیا میں قبول ہونے کے نظارے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اس وقت آپ سے زیادہ اور کون اس تقریب میں شامل تھا۔ پس انصار اللہ میں ایسے بھی بزرگ ہیں جو بہت بوڑھے ہیں۔ بستر پر پڑے ہوئے ہیں ہلنے جلنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ دوسرے لوگ سہارا دیتے ہیں تو حرکت کرتے ہیں۔ لیکن ان کے دل زندہ اور ہمتیں جوان ہیں۔ ان کی دعاؤں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ عرش کے پائے ہلا دیتی ہیں۔ غرض اس لحاظ سے انصار اللہ کا یہ کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور دعاؤں کی برکت سے بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں۔ بڑھاپے کی کمزوریاں ان کے کام میں جو کمی پیدا کر دیتی ہیں اس کی کمی کو دعاؤں کی برکت سے وہ پورا کر سکتے ہیں۔ بلکہ پورا کرنے سے بھی زیادہ اپنے دامن کو برکتوں سے بھر سکتے ہیں۔

میں نے آج خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان کیا تھا۔ اور تحریک جدید کے مالی قربانی کے پہلو کو خصوصیت کے ساتھ جماعت کے سامنے رکھا تھا۔ لیکن تحریک جدید کے نظام میں اور بھی بہت سے پہلو ہیں جو مالی قربانی کے ساتھ پہلو بہ پہلو چلنے چاہئیں۔ ان میں سے ایک وقف زندگی ہے۔

وقف زندگی

سے متعلق میں آج انصار اللہ کو تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ وہ خصوصیت کے ساتھ وقف کی طرف توجہ کریں۔ اس وقت سلسلہ کو خدمت کرنے والوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ خدمت کے کام پھیل رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہر شعبہ میں کارکنوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ جو کام اس وقت ہاتھ میں ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے بھی مزید انسانی قوت کی ضرورت ہے۔ لیکن جو کام ابھی تشنہ پڑے ہوئے ہیں، بعض ابھی توجہ طلب ہیں ان کے لئے اور بھی زیادہ کثرت کے ساتھ انصار چاہئیں۔ سورۃ صف کی ان آیات میں جو آپ کے سامنے ابھی تلاوت کی گئی تھیں یعنی مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ اس میں خدا کی طرف لے جانے والے انصار۔ خدا کی خاطر اپنے نام پیش کرنے والے انصار مراد ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ انصار کے لفظ میں صرف وہی لوگ شامل نہیں جن کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہے۔ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کے اعلان میں بوڑھے بھی شامل ہیں اور بچے بھی، جوان بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی۔ غرض زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے اور عمر کے ہر دور سے تعلق رکھنے والے اس میں شامل ہیں۔ لیکن انصار کو خصوصیت کے ساتھ میں اس وجہ سے مخاطب ہوا کہ ہماری بعض ضرورتیں فوری طور پر انصار پوری کر سکتے ہیں۔

ہمارے بہت سے ایسے انصار ہیں جو ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچنے والے ہیں۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جو ریٹائرمنٹ کو پہنچ چکے ہیں۔ ان میں سے کئی ایسے بھی ہوں گے جن کو ذریعہ معاش کی کچھ اور صورتیں حاصل ہو گئی ہوں۔ روزی کمانے کے کچھ نئے رستے میسر آ گئے ہوں۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہوں گے اور غالباً زیادہ تعداد ایسے دوستوں کی ہوتی ہے جن کو ریٹائرمنٹ کے بعد کوئی کام نہیں ملتا۔ ان کی اس سے زیادہ خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی بقیہ عمر خدا کے دین کی خدمت کے لئے رضاکارانہ طور پر وقف کر دیں۔ (یہ وقف خصوصی وقف ہے اس لئے یہ رضاکارانہ طور پر ہوگا۔ اس میں سلسلہ ان کو مالی لحاظ سے کچھ بھی نہیں دے گا۔ اگر وہ گھر بیٹھے گزارہ کر لیتے ہیں تو مرکز میں آکر بھی گزارہ کر سکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی مجبور ہو۔ گھر سے جدا ہو کر وہ علیحدہ خوراک وغیرہ کے انتظام کی سکت نہ پاتا ہو تو اس کے کھانے اور رہائش وغیرہ کے انتظام کی حد تک رعایت دی جا سکتی ہے۔ مگر بہر حال چونکہ کام بہت بڑھ رہا ہے اس لئے بظاہر رضاکار واقفین کی بھی ضرورت ہے)

دوسرے وہ دوست جو ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد رزق کے بعض اور رستے پا لیتے ہیں ان کو نئے نئے ذرائع معاش میسر آ جاتے ہیں، ان سے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ نے زندگی کا ایک بڑا حصہ دنیا کمانے میں صرف کیا۔ اب یہ چھوٹی سی آزمائش آپ کو درپیش ہے۔ اب اس قصہ کو ختم کریں۔ کیا پتہ خدا کی طرف سے کس وقت کسی کو بلاوا آ جائے۔ اگرچہ عمر کا ایک بڑا حصہ آپ نے متفاوت طور پر خدمت کرنے میں گزارا۔ لیکن

باقاعدہ واقف کے طور پر نہیں

سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش رہ کر خدمت کی توفیق ملی۔ اس سے انکار نہیں۔ لیکن جو لطف ساری زندگی پیش کر دینے میں ہے وہ لطف اس قسم کی خدمتوں میں میسر نہیں آ سکتا۔ یہ لطف بھی کیا لطف ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے اپنی رضا کی گردن پر چھری رکھ دے۔ اور وہ پھر اپنا ہاتھ اٹھائے اور سلسلہ سے کہے کہ اب جس کے ہاتھ میں چاہو یہ چھری پکڑا دو۔ ہم اُف نہیں کریں گے۔ پس اگر انسان اپنے دل میں کوئی امنگ نہ رہنے دے۔ کوئی تمنا نہ رہنے دے۔ وہ یہ فیصلہ کر لے کہ دنیا کی زندگی کے جو مزے لوٹنے تھے وہ لوٹ چکا ہوں۔ اب سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ اس ارادہ، اس اخلاص اور اس نیت کے ساتھ زندگی پیش کرنے کا ایک الگ لطف ہے اس

لئے ایسے انصار جن کو دنیا کے ذرائع معاش میسر ہوں وہ اگر اپنے دل میں یہ ہمت پاتے ہوں، اگر ان کے حالات اجازت دیتے ہوں۔ تھوڑے ہی گزارہ کرنے کی توفیق پا لیتے ہوں تو ان کو میں یہی کہوں گا کہ یہ بہت بہتر راستہ ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدمت دین کیلئے پیش کریں۔ اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے میں حصہ لیں۔ کیونکہ جتنے زیادہ واقفین اس وقت میسر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی ہی تیزی کے ساتھ اسلام کو چہار دانگ عالم میں فتح نصیب ہوگی۔ علاوہ ازیں

ایسے واقفین بھی چاہئیں

جو یہ توفیق رکھتے ہوں کہ مرکز سے باہر جا کر بھی خدمت دین کر سکیں۔ یہ بھی اس قسم کا رضاکارانہ وقف ہوگا۔ اس تحریک سے پہلے ہی بعض دوستوں نے اپنے نام اس سلسلے میں پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک ہوا چلی ہے انگلستان میں بھی۔ یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی۔ واپس آیا تو کراچی میں بھی اور یہاں آنے کے بعد پنجاب کی مختلف جماعتوں سے بھی ایسے نام پہنچ چکے ہیں جنہوں نے اسی ارادہ کا اظہار کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض دوستوں نے تو یہاں تک اصرار کیا کہ ابھی اسی وقت ہمارا وقف قبول کیا جائے۔ اور اسی وقت خدمت سپرد کی جائے۔ چند دن ہوئے سرگودہا کے ایک دوست تشریف لائے، کہنے لگے میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ ابھی تک میرا وقف قبول نہیں ہوا۔ میں نے کہا ہمیں تو بڑی ضرورت ہے، آپ کو انشاء اللہ کسی جگہ لگا دیں گے۔ انہوں نے کہا مجھے چین نہیں آئیگا مجھے ابھی لگائیں۔ اور کوئی کام نہیں تو مجھے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کلرک لگا دیں۔ یہ نہیں تو بے شک مددگار کارکن بنا دیں۔ میں کوئی شکوہ نہیں کروں گا۔ کوئی سوال نہیں ہوگا کہ مجھے کس کام پر لگایا جا رہا ہے۔ پر ابھی لگائیں ورنہ میرے دل کو چین نصیب نہیں ہوگا۔ چنانچہ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب پاس کھڑے تھے۔ میں نے ان سے کہا کوئی کام ان کے سپرد کر دیں۔ اللہ کے فضل سے انہوں نے اسی وقت کام شروع کر دیا۔ پس ایسے زندہ دل اور ایسے

جواں ہمت انصار کی ضرورت ہے

جو ان نیک ارادوں کے ساتھ اپنے نام پیش کریں کہ انہیں جہاں بھی جس شکل میں بھی خدمت کے کام پر لگایا جائے گا وہ اس کو انعام سمجھیں گے۔ اللہ کی رحمت تصور کریں گے۔ اگر ادنیٰ سے ادنیٰ کام پر بھی لگایا جائے گا تب بھی وہ خوش ہوں گے کہ خدا کے نوکر ہیں۔ اگر کام نہیں بھی ہوگا۔ ان کا وقت بظاہر ضائع بھی ہو رہا ہوگا تب بھی وہ یہ سمجھیں گے کہ خدا کی خاطر بیٹھے انتظار کر رہے ہیں۔ اس سے بہتر زندگی اور کیا ہو سکتی ہے۔ خدا کی خاطر یہ بیکاری بھی ہزارہا کاموں سے بہتر ہوتی ہے۔

ملٹن نے اس مضمون کو سمجھا اس نے اپنے شعر میں اس کو بیان کیا۔ ملٹن وہ شاعر ہے جو آخری عمر میں اندھا ہو گیا تھا۔ ایک ایسا آدمی جس کی فعال زندگی گزری ہو، تمام عمر کاموں میں صرف ہوئی ہو وہ اگر آخری عمر میں اندھا ہو جائے تو اس کے دل کی ایک خاص کیفیت ہوتی ہے۔ وہ قدم قدم پر بڑا دکھ محسوس کرتا ہے۔ ملٹن میں نیکی بھی پائی جاتی تھی۔ وہ خدا کا ایک خاص خوف بھی دل میں رکھتا تھا۔ اس کی محبت بھی رکھتا تھا چنانچہ اس نے اپنی ایک نظم میں اپنی اس کیفیت کو ظاہر کرتے ہوئے اپنے دل کو اسی طرح تسکین دی۔ اس نے کہا

THEY ALSO SERVE WHO STAND AND WAIT

کہ اے ملٹن! تم غم نہ کرو۔ وہ بھی تو خدمت ہی میں ہوتے ہیں جو کھڑے ہو کر حکم کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم لوگ تو اس سے کہیں زیادہ عارف باللہ ہیں۔ وہ تو ایک تصوراتی خدا سے محبت کرتا تھا۔ ہم ایک حقیقی خدا کے بندے ہیں۔ ہم ایک ایسے خدا کے بندے اور عاشق اور محب ہیں جو سب حقیقتوں سے زیادہ سچی حقیقت ہے۔ پس ہمیں اس سے کہیں زیادہ عاجزی اور گریہ وزاری کے ساتھ اپنے نفوس کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہیئے اور ایسے لوگ کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں جو زندگی کا ایک بڑا حصہ دنیا میں گزار چکے ہیں۔ ان کے بچے بڑے ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے لگ گئے ہیں۔ کافی ہو گئی دنیا کی خدمت۔ اب سلسلہ کو ختم کرنا چاہیئے اور اللہ کے حضور حاضر ہو کر یہ عہد کریں کہ جو بھی خدمات ان کے سپرد کی جائیں گی وہ ان کو بجا لائیں گے۔ اور ذمہ داریوں کو خوشی خوشی اٹھائیں گے۔ وہ اپنے آپ کو بڑا ہی خوش قسمت سمجھیں کہ وہ آخری سانس جو لیں گے وہ خدا کی خاطر حاضر ہونے والے انصار کے طور پر سانس لے رہے ہوں گے

وقف کا ایک دوسرا پہلو

یہ ہے کہ نوجوان آگے آئیں۔ اس لحاظ سے بھی انصار بہت بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ کیونکہ انصار عمر کے لحاظ سے جماعت کا وہ گروہ ہے جن کے نیچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ خلوص اور عقیدت رکھتے ہیں۔ ماں باپ یا گھر کے بزرگوں

کے طور پر اُن کا خاص احترام کرتے ہیں۔ اس لئے انصار کی طرف سے کہی ہوئی بات اُن کے دل پر خاص اثر کرتی ہے۔ اس لئے انصار کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں اور عزیزوں خواہ وہ اُنکے اپنے بیٹے ہوں یا بھائی یا بہن کے بیٹے ہوں اُن کو بار بار نصیحت کریں اُن کو یہ یاد کرائیں کہ سب سے زیادہ امن کی زندگی وقف کی زندگی ہے۔ سب سے زیادہ سکینت اور طمانیت کی زندگی وقف کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ واقفین کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ جو واقفین وفا کے ساتھ اپنے عہد پر قائم رہتے ہیں اُن کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اُن کی اولادوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ دُنیا بھی پھر اُن کے پیچھے چلی آتی ہے حقیقت یہ ہے کہ اس سے زیادہ طمانیت بخش کوئی زندگی نہیں جو خدا کے دین کی خدمت میں صرف ہو رہی ہو۔ غرض انصار کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائیں۔ دُنیا کے لحاظ سے ان کو زیورِ تعلیم سے خوب مزین کریں۔ اور پھر اُن سے کہیں کہ اب اپنے نام خدمتِ دین کے لئے پیش کرو۔ یہ ایک عمومی تحریک ہے جس میں انصار سلسلہ کی بہت بڑی مدد کر سکتے ہیں۔ گھر گھر چرچا کر سکتے ہیں اور ایک نئی رَو چلا سکتے ہیں۔ تاکہ اتنی کثرت کے ساتھ واقفین پیش ہوں کہ ہمیں ان میں سے چناؤ کرنا پڑے۔ یہ خیال نہ ہو کہ واقفین کم ہیں۔ بلکہ یہ احساس ہو کہ واقفین زیادہ آگئے ہیں فی الحال ضرورت اتنی نہیں ہے۔ جب تک ہم ان کے لئے جگہ نہ بنا لیں ان کا وقف قبول نہیں کر سکتے۔ اس کیفیت اور اس شان کے ساتھ جماعت اس سے پہلے وقف کی تحریک میں کئی بار حصہ لے چکی ہے۔ مجھے یاد ہے قادیان کے زمانہ میں جبکہ ابھی جماعت کی تعداد بھی بہت تھوڑی تھی حضرت مصلح موعودؓ نے آغاز میں وقف کی تحریک کی تو بڑی کثرت کے ساتھ نام آتے تھے۔ ایسی درد بھری درخواستیں لے کر نوجوان آیا کرتے تھے کہ ان کو پڑھ کر دل پگھل جاتا تھا۔ وہ اپنی ہر چیز نذرانہ کے طور پر لے کر حاضر ہو جاتے تھے۔ وہ کہتے تھے اے خدا کے خلیفہ! ہم تیرے حضور حاضر ہیں۔ ہمارا وقف قبول کر۔ ہم کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائیں گے۔ جو گزارہ دیں گے ہم اس کو قبول کریں گے۔ بعض خطوط میں نے بھی دیکھے ہیں۔ اُن کو پڑھتے ہوئے آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیسے پیارے عشاق عطا فرمائے ہیں۔ پس انشاء اللہ الٰہی دیوانوں کے ذریعہ سے آج دُنیا میں انقلاب برپا ہو گا۔ فرزانوں کے ہاتھوں تو دُنیا بہت ویران ہو چکی اور اب بالکل تباہی کے کنارے پر جا کھڑی ہے۔ احمدیت کے دیوانوں نے دُنیا کو اس تباہی سے بچانا ہے۔ پس

ہمیں اُن دیوانوں کی ضرورت ہے

جو دُنیا کی چمک، دمک کی پرواہ نہ کریں۔ بلکہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کو رد کر دیں۔ اس کو دھتکار دیں۔ اور کہیں کہ ہم خدا کے بندے ہیں۔ خدا کے حضور حاضر ہوں گے۔ تیری طرف ہرگز مائل نہیں ہوں گے۔ غرض انصار اللہ کو عمر کے لحاظ سے ایک ایسا مقام حاصل ہے کہ اگر وہ اپنے ماحول میں خدام کو وقفِ زندگی کے لئے آمادہ کریں۔ ان کے دلوں میں غلبہ اسلام کے ولولے پیدا کریں۔ خدمتِ دین کی اُمنگیں پیدا کریں تو یہ بھی ان کی طرف سے بہت بڑی خدمت کے مترادف ہے — تیسرے

نئی نئی بد رسوم کے خلاف جہاد

کا کام ہے جسے میں خصوصیت کے ساتھ انصار اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ تحریکِ جدید کے بہت سے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ دوست اپنی زندگی کو تعیش سے بچا کر سادگی کی طرف لے آئیں۔ دُنیا نے آج مختلف زینتوں اور تعیش اور کئی قسم کے لہو و لعب کے سامان ایجاد کر لئے ہیں۔ اگر انسان ان میں مبتلا ہو جائے یا کوئی قوم یا معاشرہ ان میں مبتلا ہو جائے تو پھر اُن سے اپنا دامن چھڑا کر اپنے آپ کو خدمت کے کاموں کی طرف مائل کرنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے اس لئے خدمتِ اسلام کی جس راہ پر ہم گامزن ہیں اس کا یہ تقاضا ہے کہ حرام تو حرام بعض حلال چیزیں بھی ہم چھوڑ دیں۔ تاکہ وہ معاشرہ پیدا کیا جا سکے جو ہمارے مقصد کے حصول میں ممد ہو۔ ہر ماحول میں ہر قسم کا پھل دار درخت نہیں لگا کرتا۔ بعض جگہ بعض زمینوں میں بعض آب و ہوا میں بعض قسم کے پودے لگتے ہیں۔ اور نشو و نما پاتے ہیں۔ لیکن بعض دُوسری قسم کی آب و ہوا میں وہی پودے چند دن بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ پس ایسی قومیں جنہوں نے عظیم الشان کام کرنے ہوں، جنہوں نے عظیم الشان خدمات بجا لانی ہوں جنہوں نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنی ہوں۔ ان کے معاشرہ میں لازماً سادگی کی آب و ہوا ہونی چاہیئے۔ ورنہ تعیش کی آب و ہوا میں پلنے والے پودے سادگی کی آب و ہوا میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور سادگی کی آب و ہوا میں پلنے والے تعیش کی آب و ہوا میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ پس ہمیں اپنا ایک ماحول پیدا کرنا پڑے گا۔ اپنی ایک فضا پیدا کرنی پڑے گی۔ جس ملک میں بھی ہم رہیں اس ملک کی فضا سے اس حد تک مختلف ہو گی۔ اس میں مذہبی اقدار زیادہ ہوں گی۔ اس میں سنجیدگی زیادہ ہو گی۔ اس میں سادگی زیادہ ہو گی۔ اس میں زندگی کی لذتوں کے رنگ مختلف ہوں گے۔ لذتیں تو پھر بھی ہم حاصل کرتے رہیں گے۔

مگر یہ لذتیں اعلیٰ لذتیں ہوں گی

یہ وہ لذتیں ہوں گی جو قربانی کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں یہ خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ عظمتِ کردار کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ در حقیقت یہ ہے کہ یہ لذتیں دُنیا کی لذتوں سے بہت زیادہ بالا اور بہت زیادہ اعلیٰ ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے کسی بے لذت زندگی کی طرف تو آپ کو نہیں بلایا جا رہا۔ آپ کو زیادہ پاکیزہ۔ زیادہ باقی رہنے والی اور زیادہ عظیم الشان لذتوں کی طرف بُلایا جا رہا ہے۔ جو آپ کی زندگی پر ایک دفعہ اگر قبضہ کر لیں تو پھر آپ چاہیں گے بھی تو ان سے نکل کر باہر نہیں جا سکیں گے۔ نیکیوں میں بھی لذت ہوا کرتی ہے اور بدی کی لذت سے زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس لئے اپنے معاشرہ میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مرورِ زمانہ سے جو بدیاں رفتہ رفتہ ہمارے معاشرہ میں داخل ہو گئی ہیں اُن کی بیخ کنی کا کام شروع کر دیں۔ بیاہ شادی پر بعض بد رسوم ہمارے معاشرہ میں داخل ہو رہی ہیں۔ اسی طرح بے پردگی پھیلتی جا رہی ہے۔ اس کے خلاف ایک جہاد کرنا پڑے گا۔ اسی طرح دُنیا کی لذتوں کے حصول کے لئے باہمی دوڑ شروع ہو گئی ہے۔ اور روز بروز بڑھ رہی ہے۔ یہ دُنیا کا حال ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ ہماری جماعت اس سے متاثر ہو رہی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ اس قسم کے معاشرہ میں مغلوب ہو جاتے ہیں۔ یعنی زیادہ وسیع تعداد کے معاشرہ کے اندر تھوڑی سی تعداد میں رہتے ہیں۔ لازماً ان پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ہمارے کناروں پر بیماری کا اثر ظاہر ہونے لگ جاتا ہے۔ قرآن کریم ہمیں اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ فرماتا ہے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو۔ اگر تم اپنی اقدار کو زندہ رکھنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو۔ یعنی بیماری کو باہر جا کر پکڑو۔ بجائے اس کو موقع دو کہ وہ اندر داخل ہو جائے۔ چنانچہ سرحدوں کی حفاظت میں غفلت کے نتیجہ میں بعض بیماریاں اندر اُتر آتی ہیں۔ یعنی جلد کی بیماریاں خون میں داخل ہو جاتی ہیں۔ خون کی بیماریاں گلینڈز میں چلی جاتی ہیں۔ پھر زیادہ VITAL یعنی نہایت اہم گلینڈز میں داخل ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ اور زیادہ زندگی کے اندر ڈوبتی ہیں تو کینسر بن جاتی ہیں۔

پس پیشتر اس کے کہ معاشرہ کی خرابیاں ہمارے اندر مزید نفوذ کریں

ہمیں اپنے دفاع کو کناروں پر مضبوط کرنا چاہیئے

اور اپنی سوسائیٹی کو آج کل کے معاشرہ کی برائیوں سے کلیتہً محفوظ کر دینا چاہیئے۔ اس ضمن میں بھی مجھے انشاء اللہ تعالیٰ توقع ہے کہ انصار ایک نمایاں کردار ادا کریں گے۔ ان کی تلقین اور تعلیم کے ذریعہ خدا کے فضل سے نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔

جماعت احمدیہ ایک بہت ہی پیاری اور پاکیزہ جماعت ہے

جس کی دُنیا میں کوئی مثال نہیں ہے۔ اس میں کمزوریاں تو داخل ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن بنیادی طور پر یہ ہیرے جواہرات سے زیادہ قیمتی جماعت ہے۔ ان کو معمولی سا اشارہ کر دو تھوڑا سا جگا دو تو یہ بڑی تیزی کے ساتھ اپنے اصل مقام کی طرف واپس لوٹتے ہیں۔ یورپ کے حالیہ دورہ میں مجھے بعض جگہ توجہ دلانے کا موقعہ ملا۔ بعض جماعتوں میں بعض کمزوریاں نظر آئیں۔ میں نے ان کو توجہ دلائی تو انہوں نے بڑی تیزی کے ساتھ اس پر ردِ عمل دکھایا۔ حالانکہ مجھے بہت بلند توقعات تھیں۔ لیکن بعض جگہ میری توقعات سے بھی بہت بڑھ کر ردِ عمل ظاہر ہوا۔ اور ہر معاملہ میں تعاون کا ایسا حیرت انگیز نمونہ دکھایا کہ میرا سارا وجود حمد سے بھر گیا اور درود سے بھر گیا۔ میں کہا دیکھو اللہ کی شان ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض ہے جس نے عظیم غلام کو ایسی روحانی قوت عطا کی گئی ہے کہ جب وقفِ زندگی کا مطالبہ کیا جاتا ہے، اس کی طرف منسوب ہونے والے اپنے سارے وجود کو دین کے لئے پیش کر دیتے ہیں اور کچھ بھی باقی نہیں رکھتے۔ ان میں کوئی انانیت باقی نہیں رہتی۔ کمزوریاں ہو جاتی ہیں غفلتیں بھی ہو جاتی ہیں۔ وقتی طور پر قومیں سو جایا کرتی ہیں۔ لیکن زندہ قوموں کو ذرا سا جگا دو تو بیدار ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ پہلے سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کرنے لگ جاتی ہیں۔ پس یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے جو انصار کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ یہ تو ہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے والی بات ہے۔ انصار ذرا سی بھی محنت کریں گے تو انشاء اللہ بہت ہی شاندار وسیع۔ گہرے اور دیرپا نتائج پیدا ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ دن بدن جماعت احمدیہ کو اس اعلیٰ مقصد کی طرف تیزی کے ساتھ لے جانا شروع کرے جس کا ہمیں انتظار کرتے ہوئے ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ اب تو دل بے قرار ہے۔ خدا جلد از جلد فتح کا وہ دن دکھائے جب ساری دُنیا میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا جھنڈا بلند ہو رہا ہو اور دُوسرے سارے جھنڈے سرنگوں ہو جائیں۔

(منقول از الفضل ربوہ ۶/۶/۸۳ صفحہ ۲ تا ۵)

نوعِ انسانی کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کیلئے

کھیلیں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

مورخہ ۲۵ امان (مارچ) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کو دارالہجرت ربوہ میں ۱۶ ویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو مختصر خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۳/۶/۸۳ سے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

تشہد اور تعوذ کے بعد فرمایا:-

"سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں کہ جس کے خاص فضل اور کرم کے ساتھ ۱۶ واں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ آج اپنے اختتام کو پہنچا ہے اور بالعموم بہت اچھے ماحول میں یہ ٹورنامنٹ منعقد ہوا ہے۔

تعزیت پر اظہارِ تشکر

اور اس کے بعد میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دل کی گہرائی کے ساتھ اس تعزیت نامہ پر شکریہ کا اظہار کرتا ہوں جو میرے نہایت ہی بزرگ، محترم بڑے بھائی اور جماعت احمدیہ کے سابق امام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر تمام پاکستان کے باسکٹ بالرز کی طرف سے، کھلاڑیوں کی طرف سے بھی اور منتظمین کی طرف سے بھی، ان کی طرف سے جو کبھی کھیلا کرتے تھے، اور ان کی طرف سے بھی جو اب کھیل رہے ہیں، پیش کیا گیا ہے۔ اس تعزیت نامہ کے ہر لفظ میں سچائی پائی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کھیل کا کوئی بھی مذہب نہیں ہوتا۔ اگر کھیل کا کوئی مذہب ہے تو وہ انسانیت ہے۔ تمام دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لئے کھیلیں انسانی زندگی میں ایک بہت ہی اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ پس انسانیت کے اسی جذبہ کا آپ نے بہترین رنگ میں اظہار فرمایا اور میں اس بارہ میں آپ کا تہِ دل سے ممنون ہوں۔

ایک حقیقت پسندانہ جائزہ

جہاں تک ٹورنامنٹ کا تعلق ہے اس بارہ میں یہ جو کہا گیا ہے کہ حسبِ سابق روایات کے ساتھ نہایت ہی عمدگی کے ساتھ اور نہایت اعلیٰ پیمانہ پر منعقد ہوا ہے تو میں تو رسم کا قائل نہیں۔ میں تو حقیقت سے ہمیشہ وابستہ رہنے کا عادی ہوں۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ وابستہ رہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پہلو سے کچھ مبالغہ آمیزی ہوئی ہے۔ یہ ٹورنامنٹ یقیناً اس شان کا نہیں تھا جس شان کے ٹورنامنٹ اہلِ ربوہ پہلے دیکھتے رہے ہیں۔

ایک کمی تو اس میں نمایاں طور پر یہ نظر آئی کہ پاکستان کی بعض بہترین ٹیمیں بعض مجبوریوں کی وجہ سے شریک نہیں ہو سکیں۔ دوسرے یہ کہ ٹیموں کی کثرت اگرچہ رونق کا موجب ہی۔ لیکن جہاں تک دنیا کا دستور ہے اس لحاظ سے اگر اچھی اور SEASONED یعنی تجربہ کار ٹیموں کو الگ کر کے ایک لیگ میں اکٹھا کر دیا جاتا اور چھوٹی ٹیموں کو جونیئر کلب کی شکل میں الگ کھلایا جاتا تو برابر کی ٹیموں کے آپس میں ٹکرانے سے کھیل کا معیار بھی بہتر ہوتا اور کھیل میں زیادہ لطف بھی پیدا ہوتا۔ اس سے نئے کھلاڑیوں کی اپنے رنگ میں زیادہ بہتر شکل میں حوصلہ افزائی ہوتی۔ اور آئندہ پاکستان کی کھیلوں کے مستقبل کے لئے یہ طریق بہتر ثابت ہوتا۔ اس لئے آئندہ سے انشاء اللہ اس ٹورنامنٹ میں اگرچہ ہماری خواہش یہی رہے گی کہ زیادہ سے زیادہ ٹیمیں شامل ہوں۔ لیکن ان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جایا کرے گا۔

باسکٹ بال کا حقیقی حُسن

جہاں تک باسکٹ بال کی کھیل اور اس کے حسن کا تعلق ہے اس میں بھی مختلف وقتوں میں چمک پیدا ہوتی رہی اور کبھی یہ حسن گہنایا بھی جاتا رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ باسکٹ بال کی ٹیم میں جب تک ایک RHYTHM (ردم) یعنی میوزک اور ہم آہنگی نہ پیدا ہو اس وقت تک اس کھیل کا لطف نہیں آتا۔ چنانچہ آج بسا اوقات یہ دیکھا گیا کہ اس موسیقی اور ہم آہنگی کی کمی تھی جو گزشتہ بعض سالوں میں نہایت ہی حسن کے ساتھ ہمارے دلوں پر مضراب کا کام کرتی رہی اور دلوں سے بھی ایک ہم آہنگ موسیقی اٹھتی رہی۔

اس نقطۂ نگاہ سے میں پاکستان کے تمام باسکٹ بال کے کھلاڑیوں سے اپیل کروں گا کہ وہ اپنے کھیل میں ایک (ردم) RHYTHM پیدا کریں۔ اور ٹیم کے مظاہرہ میں بھی ساری ٹیم، جس طرح آرکسٹرا مل کر ایک میوزک پیدا کرتا ہے، اس قسم کے کھیل کا مظاہرہ کریں۔ تاکہ یہ محسوس ہو کہ ایک نغمہ پیدا ہو رہا ہے۔ ایک شعر کہا جا رہا ہے۔ ایک نظم بنی جا رہی ہے اور یہی خاص طور پر باسکٹ بال کا حسن ہے جو شائقین دیکھنا چاہتے ہیں۔

کھیلوں کا اصل مقصد

کہیں کہیں جس طرح شہروں میں رواج ہو جاتا ہے ہم نے یہاں وزن گرتے بھی دیکھا۔ کھیل کے میدان میں حوصلے چھوڑ دینا اور لڑ پڑنا یہ ایسی چیزیں ہیں جو یہاں نظر نہیں آیا کرتی تھیں۔ مگر اس دفعہ یہ بھی دیکھنے میں آئیں۔

اس کو ایک اور پہلو سے دیکھیں تو شاید ہمارے علم میں اضافہ ہوا ہے! باسکٹ بال کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس میں ہر قسم کی کھیلوں کی نمائندگی ہوتی ہے، آج ہم نے باکسنگ کی نمائندگی بھی دیکھی اور فری سٹائل کشتی کی نمائندگی بھی دیکھی۔

اس سے ایک خیال مجھے یہ آیا کہ ہمارے ملک میں TALENT یعنی جوہرِ قابل کی کمی نہیں۔ ہر چیز کا نہایت اعلیٰ ٹیلنٹ (TALENT) موجود ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض باکسرز باسکٹ بال کھیل رہے ہیں۔ اور بعض باسکٹ بالرز شاید باکسنگ کے کھیل میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہوں۔ پس اگر اصل ٹیلنٹ (TALENT) کو اس کے اپنے مقام پر پہنچا دیا جائے تو پاکستان کے کھلاڑی بہت چمک سکتے ہیں۔

یہ تو ایک حوصلہ افزائی کا انداز ہے اور میں نے اچھے جذبات میں اور مزاحیہ رنگ میں بات کی ہے۔ لیکن امر واقعہ ہے کہ یہ ہے دکھ کی بات۔ حقیقت میں ایسے موقعہ پر حوصلے چھوڑ دینا اور آپس میں لڑ پڑنا ایسی باتیں ہیں جو ایک کھلاڑی کو ہرگز زیب نہیں دیتیں۔ کھیل کے سارے حسن میں ایک داغ لگ جاتا ہے۔ اس لئے کھلاڑیوں کو اس سے بچنا چاہیئے۔ اور حوصلہ بلند رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ حوصلے سے زیادہ حسن اور کسی چیز میں نہیں ہے۔

میں تمام کھلاڑیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اندر حوصلہ پیدا کریں۔ انسانی کردار کی عظمت کو بڑھائیں۔ کیونکہ کھیلوں کا یہی اصل مقصد ہے۔ اگر کھیلوں کا یہ مقصد نہیں تو کھیلیں اپنی ذات میں پھر کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ ویسے تو جانور بھی کھیلتے ہیں۔ صبح باہر نکلیں تو ہر قسم کے جانور دوڑتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن انسان کی کھیل میں اور باقی جانوروں کی کھیل میں امتیاز ہونا چاہیئے۔

ایک بیش قیمت نصیحت

میں امید رکھتا ہوں کہ حسبِ سابق آئندہ بھی انشاء اللہ سارے کھلاڑی ظاہری ہار برداشت کریں گے لیکن اخلاقی ہار کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ اور ہمیشہ اس میدان میں اخلاق کی فتح کا جھنڈا گاڑیں گے۔ اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق نصیب ہو۔

آخر پر میں آپ سب کی محبت کا اور آپ کے حسنِ خلق کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ الّا ماشاء اللہ بہت ہی پیارے انسانی ماحول میں یہ ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں اکٹھا ہونے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔"

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!!
الرّؤف جیولرز
۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹

پیامِ سُنّت کی فریب کاریوں کا مدلّل جواب

(از مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بھیونڈی (مہاراشٹر))

ہے اگر انسان کا ہونا کاروبار ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی نہ تھا وہ کردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
پر اگر تم تجھیں کر ایسے کاذبوں کا نام و
جن کی نصرت سالہا سے کر رہا ہو کردگار
مُردہ ہو جاتے ہیں اس کا کچھ نہیں ہوتا جواب
زرد ہو جاتا ہے منہ جیسے کوئی ہو مُردار
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

کانپور سے شائع ہونے والا پندرہ روزہ "پیامِ سُنّت" دہلی کا سالنامہ موصول ہوا۔ اس اشاعت میں مدیر مسئول نے تین مضامین جماعتِ احمدیہ کے خلاف سپردِ قلم کئے ہیں "الٰہی مذہب اور سلطنت کا کاروبار" "قادیانیت ایک خطرناک ناسور" "قادیانی چالبازوں اور فریب کاروں سے ہوشیار" — ہر سہ مضامین میں کوئی نئی بات بیان نہیں کی گئی ہے انہی گھسے پٹے اعتراضات کا اعادہ کیا گیا ہے جو معاندین و مخالفین جماعت احمدیہ کے یوم تاسیس سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ تاہم نئی نسل اور غیر جانبدار متلاشیانِ حق کے لئے ان اعتراضات کے صحیح اور مدلل جواب درج ذیل ہیں۔

مدیر مسئول کی گندہ دہانی

انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ مدیر مسئول نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی شان میں انتہائی گھٹیا اور سوقیانہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر ایک شریف انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ ان الفاظ کے مطالعہ سے مدیر صاحب کے اخلاق و کردار کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔ اگر صحافتی نکتہ نگاہ سے بھی دیکھا جائے تو اس قسم کی گندہ دہانی کی اشاعت صحافت پر بھی ایک بدنما داغ ہے۔ مدیر صاحب بھی مجبور ہیں کیونکہ مسلمانوں کے باہمی فرقوں کے تنازعات و مناقشات میں "علماء سُو" آج کل اسی قسم کے گالی گلوچ سے بھرپور تقاریر ایمانی فرماتے ہیں اسی عادت و ذہنیت کا مظاہرہ نمایاں مدیر صاحب نے اپنے ان مضامین میں کیا ہے۔ مدیر صاحب یہ بھول رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی نشانی اور شان اور مقام عالی کیا ہے؟ پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تکون انہ عونی واحدۃ
فاقرؤوہ او اقرئہ السلام
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مہدی موعود کی منادی ایک ہوگی لہٰذا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانا
(مسند احمد بن حنبل جلد ثانی صفحہ ۲۹۴)

اکنافِ عالم میں پھیلے ڈیڑھ کروڑ احمدی مسلمان آج حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود تسلیم کرتے اور پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ مدیر صاحب نے ڈیڑھ کروڑ احمدی مسلمانوں کے جذبات کا خیال کئے بغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں جس قسم کی بدزبانی کا مظاہرہ کیا ہے اس کی ایک جھلک ذیل میں ملاحظہ فرمایئے :—

"انسانیت کے لئے باعثِ ننگ ..... شرافت و آدمیت کے نام پر سیاہ داغ ..... قادیانی اُمت کا بدباطن لیڈر — اس کی خلافتوں کا مجموعہ ... مرزا کی نبوّت پر لعنت بھیجتے ہیں الساحر ... ملعون شخص — کذاب و لعین — ارذل الناس اس بدبخت قادیانی — کس بے شرمی کے ساتھ لکھتا ہے"۔

جس مہدی و مسیح کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہنچانے کا حکم دیا تھا کیا یہ فعل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہے یا کفار مکہ کے فعل کے مترادف ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی قسم کے الفاظ کہتے تھے۔

مدیر مسئول اس خدائے قہار سے ڈریئے جس کے قبضۂ قدرت میں تمام انسانوں کی گردنیں ہیں۔ ذرا غور فرمایئے کیا آپ کے یہ الفاظ و اقوال ان لوگوں کے الفاظ و اقوال سے پوری مطابقت و مماثلت نہیں رکھتے جو پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ مذمم ۔ کذاب ۔ ساحر ۔ ابتر وغیرہ کہا کرتے تھے۔ یہ ضروری تھا کہ آقا کی طرح غلام کو بھی اس قسم کے الفاظ معاندین و مخالفین کہتے۔

مدیر صاحب ذرا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلند پایہ اخلاق اور اپنی تعلیم پر غور فرمایئے آپ گالیاں دینے والوں کو فرماتے ہیں ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار

کوئی فردِ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو نظر انداز کرتے ہوئے اس قسم کی قلم و زبان استعمال نہیں کر سکتا جس طرح کہ مدیر صاحب نے استعمال کی ہے۔ لہٰذا گالیوں کا جواب بحوالہ خدا کرتے ہوئے دیگر اعتراضات کا جواب تحریر ہے۔

توہینِ مسیح کے الزام کی تردید

مسلمانوں کی اس سے زیادہ بدقسمتی کیا ہوگی کہ خود مسلمان علماء کو بانیٔ اسلام پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم سے زیادہ "یسوع مسیح" کی عزت و تکریم کا فکر دامن گیر ہے۔ نام نہاد علماء اس غم میں دُبلے ہوئے جارہے ہیں کہ یسوع مسیح کی توہین ہوگئی اس بات پر واویلا مچایا جارہا ہے کہ یسوع مسیح کی شان میں گستاخی ہوگئی علماء کے اس عجیب و غریب انداز و کردار کو دیکھ کر کبھی یہ شبہ یقین میں تبدیل ہونے لگتا ہے کہ یہ علماء کہیں پادریوں کا دوسرا روپ تو نہیں۔ کہیں دجّال مسلمانی لبادہ اوڑھ کر اسلام کو تباہ و برباد کرنے کے لئے اپنا دوسرا رُخ تو اختیار نہیں کئے ہوئے ہے۔ افسوس! مسلمانوں کی زبانیں اور قلمیں اس وقت تو بند رہیں جب پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نالائق فرقۂ مسیح نے نعوذ باللہ زانی کہا اور پادریوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیں مگر جب اسلام کے بطلِ جلیل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کی انجیلوں سے اُن کے یسوع کی تصویر اُن کو دکھائی تو مسلمانوں کا ایک طبقہ یک لخت جوش میں آگیا کہ مسیح کی توہین کی گئی ہے۔ نام نہاد علماء کے اس طبقہ کی اس انوکھی روش کو دیکھ کر غالب کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

عیسائیوں کی موجودہ انجیل اور حضرت مسیح

متی انجیل پہلے باب آیت ۲ تا ۷ میں یسوع کا نسب نامہ کے زیر عنوان تین عورتوں۔ تامار۔ راحاب اور اوریاہ کی بیوی بنت سبع کا ذکر ہے اور تورات میں لکھا ہے یہ تینوں بدکار اور زناکار تھیں۔ ملاحظہ ہو راحاب فاحشہ تھی (یشوع ۲/۱) تامار نے اپنے خسر سے زنا کیا (پیدائش ۳۸/۱۶-۱۹) بنت سبع زوجہ اوریاہ نے داؤد سے زنا کیا (سموئیل ۱۱/۲-۵)

مسیح کی بدکار عورت سے محبت

"اس کے پاؤں پر ایک بدچلن عورت نے عطر ڈالا (انجیل لوقا ۷/۳۷) یسوع اس بدچلن عورت سے محبت رکھتا تھا (انجیل یوحنا ۱۱/۵) یسوع اس بدچلن عورت کے گھر گیا اور اس سے تنہائی میں باتیں کرتا رہا (انجیل لوقا ۱۰/۳۸-۴۲) ایک بدچلن سامری عورت سے جو کئی خاوند کر چکی تھی یسوع سے تنہائی میں معنی خیز گفتگو ہوئی (یوحنا ۴/۱-۲۷)

مسیح کا گالیاں دینا

زناکار لوگ (متی ۱۲/۳۹) اے سانپو افعی کے بچو اے بدکارو ۔ اندھو ... وغیرہ (انجیل متی ۲۳/۲۴-۲۶)

مسیح کا جھوٹ بولنا

بھائیوں کو کہا کہ تم عید پر جاؤ میں نہیں جاتا۔ مگر جب وہ چلے گئے اُن کے پیچھے پیچھے چھپ کر خود بھی چلا (انجیل یوحنا ۷/۸-۱۰)

شراب

یسوع نے سب سے پہلے جو معجزہ دکھایا وہ شراب بنانا تھا (یوحنا ۲) پھر کہا نئی مے نئی مشکوں میں بھرنی چاہیئے (لوقا ۵/۳۸) تھوڑی سی شراب پی لیا کر (تیمتھیس ۵/۲۳)

ملعون

مسیح لعنتی تھا کیونکہ صلیب پر لٹکایا گیا

دُشمن (باب ۲۱ آیت ۲۳) جو صلیب دیا جاتا ہے تو وہ خدا کا ملعون ہے۔ (استثناء ۲۱/۲۳)

قرآن کریم کے مسیح علیہ السلام

مذکورہ بالا حضرت مسیح علیہ السلام کا وہ نقشہ ہے جو عیسائیوں کی موجودہ مقدس انجیل پیش کرتی ہے مگر اس کے برعکس قرآن کریم حضرت مسیح علیہ السلام کا جو نقشہ پیش کرتا ہے وہ درج ذیل ہے۔

۱۔ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا (مریم ع ۲)

۲۔ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (البقرہ ع ۱۱)

۳۔ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ (المائدہ ع ۱۰)

۴۔ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ (الزخرف ع ۶)

۵۔ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ (آل عمران ع ۵)

اب ایک سرسری نظر ڈالنے سے ایک موٹی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ انجیل کے پیش کردہ "مسیح علیہ السلام" اور قرآن کریم کے پیش کردہ مسیح علیہ السلام میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ قرآن کریم کے پیش کردہ مسیح علیہ السلام ایک نبی اور رسول تھے جن کی ماں صدیقہ تھیں۔ اُن کو اللہ تعالیٰ نے کتاب اور حکمت سکھلائی تھی روح القدس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی مدد کی تھی۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن کے پیش کردہ مسیح کی عزت و تکریم ہر مسلمان کا فرض ہے اور اس کی توہین کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت الفاظ کا ہدف وہ "مسیح" (علیہ السلام) ہیں جن کو انجیل پیش کرتی ہے پادریوں نے جب کبھی اسلام پر اعتراضات کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الزامی رنگ میں اُن کی انجیل سے حضرت مسیح کا نقشہ اُن کے سامنے پیش کیا فاعتبروا یا اولی الابصار العاقلون الطالبون الحق۔

تحریرات حضرت مسیح موعودؑ

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود (مہدی معہود) علیہ السلام فرماتے ہیں۔

(۱) "ہمیں پادریوں کے اور اُن کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ اُن کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال اُن پر ظاہر کریں چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام لکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت گالیاں دی ہیں اگر پادری اب بھی اپنی پالیسی بدل دیں اور عہد کریں کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ اُن سے گفتگو ہوگی ورنہ جو کچھ کہیں گے اس کا جواب سنیں گے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸ حاشیہ)

۲۔ "مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کو قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹ حاشیہ)

۳۔ "ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور اُن کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی موجود نہیں ہے جو اُن کی شان بزرگ کے خلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۳)

۴۔ "ہمارا جھگڑا اس یسوع کے ساتھ ہے جو خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ نہ اس برگزیدہ نبی کے ساتھ جس کا ذکر قرآن کی وحی نے مع تمام لوازم کے کیا ہے۔"

(تبلیغ رسالت، جلد ۶ صفحہ ۱۳۲)

(۵) "جس حالت میں میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مجھے مشابہت ہے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ میں نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برا کہتا تو اپنی مشابہت اس سے کیوں بتلاتا؟ کیونکہ اس سے تو خود میرا برا ہونا لازم آتا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۲)

انجیلی مسیح کے متعلق غیراز جماعت علماء کی تحریرات

"انجیلی مسیح کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی نہیں بلکہ بعض دوسرے مسلمان علماء نے بھی اسی انداز سے تنقید کی ہے۔ مدیر مسئول کا اُن کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟ جناب مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی اپنی کتاب ازالۃ الاوہام صفحہ ۳۷ میں فرماتے ہیں:۔

(۱)۔ "ہمراہ جناب مسیح بسیار زنان ہمراہ مے گشتند و مال خود مے خورانیدند و زناں فاحشہ پایہا آنجناب را مے بوسیدند و آنجناب مرتاد مریم را دوست مے داشت و خود شراب برائے نوشیدن دیگر کساں عطائے فرمودند۔"

(۲)۔ جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند لکھتے ہیں:۔

"یہ نصاریٰ جو دعویٰ محبت حضرت عیسیٰ سے کرتے ہیں تو حقیقت میں اُن سے محبت نہیں کرتے کیونکہ دارومدار اُن کی محبت کا خدا کے بیٹے ہونے پر ہے سو یہ بات حضرت عیسیٰ میں معدوم ہے البتہ ان کے خیال میں سہی۔ اپنی خیالی تصویر کو پوجتے ہیں اور اُس سے محبت رکھتے ہیں حضرت عیسیٰ کو خداوند کریم نے اُن کی واسطہ داری سے برطرف رکھا ہے۔"

(ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۲۲۴)

۳۔ جناب مولوی آل حسن صاحب فرماتے ہیں:۔

"اشعیا اور ارمیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سی غیب کی باتیں قواعد رمل و نجوم سے بخوبی نکل سکتی ہیں بلکہ اس سے بہتر۔ (استفسار صفحہ ۳۳۲)

" حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کو حد سے زیادہ جو گالیاں دیں تو ظلم کیا۔ (استفسار صفحہ ۱۹)

بعض دوسرے اعتراضات کے جوابات

مدیر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے ابھی حال میں قادیانیوں کو اسلام سے الگ تھلگ ایک غیر مسلم گروہ قرار دیا ہے۔"

اس سے بڑی غلط بیانی اور جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے ایک درخواست برائے حکم امتناعی کے خارج ہونے سے یہ نتیجہ نکالنا کہ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے قادیانیوں کو اسلام سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔

مدیر مسئول کی عدم واقفیت اور کم علمی کا ثبوت ہے کیا مدیر صاحب سپریم کورٹ کے اس فیصلے کی کوئی شہادت پیش کر سکتے ہیں جس میں یہ کہا گیا ہو کہ قادیانی غیر مسلم ہیں ۔۔ ؟

(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے اخبار بدر ۱۳؍ جنوری ۸۲ء صفحہ ۳)

اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب

مدیر صاحب نے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کی جو مثال دی ہے جواباً عرض ہے کہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب جھوٹے تھے اس لئے ہلاک ہوئے ۔ لیکن حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اپنے دعاوی میں سچے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ دشمنوں نے آپ کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر اس کے باوجود آپ زندہ و سلامت رہے اور اپنے خدائی مشن میں زبردست کامیابی حاصل کی جو آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ (الحاقہ ۔ ۴۵) اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے سو اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔ ثابت ہوا اگر کوئی شخص جھوٹا الہام بنا کر خدا کی طرف منسوب کرے تو وہ قتل ہو جاتا اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو صداقت کی کسوٹی ہیں آپ ۲۳ سال دعویٰ وحی و الہام کے بعد زندہ رہے اس لئے کوئی جھوٹا مدعی الہام و وحی اتنا عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا جتنا عرصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔ اب اس معیار کے مطابق اگر دیکھا جائے تو حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر الہامات کا سلسلہ ۱۸۷۶ء سے ہی شروع ہو گیا تھا اس طرح آپ دعویٰ الہام کے بعد تقریباً ۳۴ سال بحیات رہے جو کہ قرآنی معیار کے مطابق آپ کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔

رابطہ عالم اسلامی اور پاکستان قومی اسمبلی کے فیصلے

رابطہ عالم اسلامی ہو یا پاکستان کی قومی اسمبلی ہمیں ان کے فیصلوں کی مطلق پرواہ

نہیں ۔ دُنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت ہم سے ہمارا پیارا دین اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت نہیں چھین سکتی ۔ ان فیصلوں اور مخالفتوں نے ہمارا کیا بگاڑ لیا؟ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کو اکناف عالم تک پہنچانے کا کام بڑی سُرعت و کامیابی کے ساتھ کرتی جارہی ہے ۔ جماعت کی تعداد میں ہر سال زبردست اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے ۔ جماعت کے چندہ جات کروڑوں تک جا پہنچے ۔

۱۰ ستمبر ۸۲ء میں ساری دُنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو سپین میں حال ہی میں مسجد کے افتتاح کی توفیق عطا فرمائی ۔ ساڑھے سات سو سال بعد سپین میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی مسجد ہے ۔ باقی رہیں دُشمنانِ احمدیت کی مخالفتیں اور ریشہ دوانیاں تو اُن کے بارے میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو مندرجہ ذیل بشارت دی ہے :-

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو سکتی ہے زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر نہیں ٹلے گی ۔ نارِ بولہبی یقیناً نورِ مصطفوی سے شکست کھائے گی ۔ دُنیا کی کوئی طاقت کوئی پتھر کوئی پہاڑ سینوں پر پڑ کر بلالی آواز کو نہیں دبا سکتا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اور محمد رسول اللہ کی صداقت کے اظہار میں کوئی دُکھ کوئی غم یا کوئی تکلیف باز نہیں رکھ سکتی ۔ یہ دین غالب رہنے کے لئے ہے مغلوب رہنے کے لئے نہیں آیا ۔" (بدر ۱۳ جنوری ۸۲ء)

حرفِ آخر

قبل ازیں مُدیر مسئول کے ایک مضمون "مُلاّجی کی تضاد بیانیاں" کا جواب "پیامِ مُنت کا نیو گورنمنٹ غلط بیانیاں" کے زیر عنوان ۱۰ مارچ ۸۳ء کے اخبار بدر میں مدلل طور پر دیا جا چکا ہے ۔ اس سے قبل ماہنامہ "نظام جدید کانپور کے مضامین پر ایک نظر" کے زیر عنوان ایک مضمون ۲۶ نومبر اور ۳ دسمبر ۸۱ء کے اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے ۔ اس مضمون کا بھی مدلل جواب تحریر کر دیا گیا ہے اور ان اعتراضات کا جواب بھی ذیل میں

۳ ترک کر دیا گیا ہے ۔ ان کا جواب پہلے مضامین میں دیا جا چکا ہے ۔

ہماری دُعا ہے اللہ تعالیٰ غیر جانبدار تقویٰ شعار بااثر دوستوں کو جھوٹ اور فریب کی دلدل سے نکل کر احمدیت حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ::

قرآن کے تراجم اور وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام

از مکرم سید عبدالعزیز صاحب نیوجرسی امریکہ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نہایت ہی اہم اعلان خدا سے خبر پا کر کیا وہ یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور زندہ آسمان پر موجود نہیں آپ نے اس دعویٰ کے ثبوت میں قرآن حدیث اور تاریخ سے ایسے زبردست دلائل پیش کئے کہ کوئی غیر متعصب صاحب علم و فکر ان دلائل کی حقانیت تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا ۔

مسلمانوں نے چونکہ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اپنا لیا تھا اس لئے مسلمانوں نے عموماً اور اُن کے علماء نے خصوصاً وفاتِ عیسیٰ کے عقیدہ کے اعلان کی شدید مخالفت کی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کفر کے فتوے جاری کئے گئے علماء نے اسلامی اخلاق و اقدار کو نظر انداز کر کے آپ کے خلاف غیر مہذبانہ اور نازیبا کلمات استعمال کئے کوئی جھوٹا اور شاطر آدمی ایسا دعویٰ نہیں کرتا جس سے دُنیا والے ناراض ہو جائیں لیکن خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکم کی خاطر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے یہ سب طعن و تشنیع برداشت کی خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کے دلوں میں عقیدہ حیاتِ عیسیٰؑ کے بارہ میں تبدیلی اس تدر سُرعت سے پیدا ہوئی کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے ۔ حیاتِ عیسیٰ کے عقیدہ میں کوئی جان اب باقی نہیں ۔ ہاں تعصب ضد اور عدم شعور باقی ہے ۔ خدا تعالیٰ اس کو بھی دُور کر دے گا ۔

اس وقت غیر احمدیوں میں دو اشخاص کے انگریزی زبان میں قرآن مجید کے ترجمے موجود ہیں ایک ترجمہ عبداللہ یوسف علی کا ہے ۔ اور دُوسرا ترجمہ محمد مارماڈیوک پکتھال کا ہے ۔ یہ شخص عیسائیت سے اسلام میں آیا جب وہ حیدرآباد میں نظام کی ملازمت میں تھا اُس وقت اُس نے ترجمہ کیا عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ مع متن دار الکتب المصری قاہرہ اور دار الکتاب اللبنانی بیروت نے پیش کیا ہے اور اس کے اندر یہ نوٹ دیا ہوا ہے کہ یہ خالد بن عبدالعزیز بادشاہ سعودی عرب کی طرف سے تحفہ ہے ۔

عبداللہ یوسف علی کے ترجمہ میں بل رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کے نیچے نوٹ نمبر ۶۶۴ یوں ہے :-

"اس آیت کی تشریح میں اختلاف ہے ایک مکتبہ فکر یہ ہے کہ عیسیٰ اب تک زندہ آسمان پر موجود ہیں یعنی مع جسد عنصری دُوسرا مکتبہ فکر یہ ہے کہ صلیب پر عیسیٰ نہیں مرے لیکن بعد میں وفات پا گئے جیسا کہ سورہ مائدہ میں ذکر ہے ۔ فلما توفیتنی نیز یہی لفظ رفع آنحضرت صلعم کے لئے بھی .... اسی تشریح میں استعمال ہوا ہے جس کے معنی عزت دینے کے ہیں ۔"

عبداللہ یوسف علی نے ورفعنا لک ذکرک کے معنی یہ کئے ہیں ۔ "اور ہم نے آپ کو بہت عزت دی ۔"

یہ نا انصافی ہوگی کہ عیسیٰ کے لئے اگر رفع کا لفظ آئے تو اُٹھانے کے معنی کئے جائیں اور آنحضرت کے لئے رفع کا لفظ استعمال ہو تو دوسرے معنی کئے جائیں ۔

دُوسرا ترجمہ رابطہ عالم اسلامی نے پبلش کرایا ہے اس ترجمہ میں رفعناہ الی کے معنے عزت دینے کے کئے گئے ہیں اور ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ جب کبھی لفظ رفع انسان کے لئے استعمال ہو اور رفع کرنے والا خدا ہو تو اس وقت رفع کے معنی عزت دینے کے ہوتے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر اُٹھا لئے گئے ایسا عقیدہ قرآن میں کہیں بھی مذکور نہیں ۔ (بحوالہ کیا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام زندہ ہیں؟)

رابطہ عالم اسلامی جو سارے اسلامی ممالک کی نمائندگی کرتا ہے وہ تو یہ کہتا ہے کہ عیسیٰؑ کا آسمان پر جسم کے ساتھ جانا ثابت نہیں لیکن اس کے برعکس مولوی حضرات ابھی تک یہی راگ الاپ رہے ہیں کہ عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں ۔

یہ مولوی صاحبان اسلامی ممالک کی نمائندگی نہیں کرتے لیکن رابطہ عالم اسلامی نمائندگی کرتا ہے ۔ مولوی صاحبان اپنے قواعد اور عقائد کے لحاظ سے خود کافر قرار پاتے ہیں کیونکہ وہ رابطہ عالم اسلامی کے خلاف عیسیٰ کے زندہ آسمان پر مع جسد عنصری پر ایمان رکھتے ہیں یہ تو نہیں ہو سکتا کہ عیسیٰؑ کے عقیدہ حیات کے بارہ میں رابطہ عالم اسلامی بھی حق پر ہو اور مولوی صاحبان بھی ۔

اُوپر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے انگریزی ترجموں اور تشریح میں ایک نہایت ہی اہم اور خوشکن تبدیلی ظہور میں آئی ہے جو کہ عالم اسلام کے لئے نہایت ہی مفید ہے ۔ اسی طرح سے مرقس اور لوقا کی انجیلوں میں جہاں یہ ذکر تھا کہ یسوع آسمان پر چلا گیا وہاں اکثر انگریزی بائبلوں میں یہ نوٹ دے کر وضاحت کر دی گئی ہے کہ ایسی آیتیں بہت بعد کے زمانہ میں ان انجیلوں میں شامل کر دی گئی تھیں ۔ یہ تبدیلی قرآن مجید کے تراجم میں اور انجیلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مستقبل میں پوری شان کے ساتھ پورا ہونے کی طرف اشارہ کر رہی ہے جس کے متعلق آپ نے فرمایا :-

"تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے ۔"

درخواستِ دُعا : ملکی حالات کی بنا پر تھوڑا عرصہ ہوا میری ملازمت جاتی رہی احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنا کا فضل البدل عطا فرمائے نیز میری بیوی کی ربیعہ ہر اور ہماری بچی عزیزہ شاہینہ احمد کو صحت والی لمبی اور کامیاب زندگی عطا فرمائے

طالب دُعا : شیخ شاد احمد ٹورنٹو کینیڈا

قادیان میں دعائے ختم القرآن اور عید الفطر کی پر مسرت تقاریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

قادیان ۱۲ وفا ر جولائی ۔ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنی تمام تر رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ آیا اور قلوب مومنین کو اپنے نور سے منور کر کے رخصت ہو گیا۔ مقامی طور پر اس سال بھی نظارت دعوت و تبلیغ کی جانب سے بعد نماز عصر ساڑھے چار بجے تا پونے سات بجے مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کی تلاوت اس کا ترجمہ اور وقت کی گنجائش کے مطابق مختصر تفسیر کے ساتھ قرآن کریم کے درس کا اہتمام کیا گیا تھا بفضلہ تعالیٰ ۱۱ علمائے کرام نے باری باری درس کلام پاک کی سعادت حاصل کی فجزاہم اللہ خیراً

دعائے ختم القرآن

مورخہ ۱۰ر جولائی کو حسب پروگرام آج مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے قرآن کریم کے آخری حصہ کا درس دے کر یہ دور مکمل کیا۔ اس دوران تمام مقامی احباب و مستورات مسجد اقصیٰ میں پہنچ گئے درس کے اختتام پر کچھ دعاؤں کے اعلانات ہوئے اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ہندوستان اور باہر کے ان دوستوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی جنہوں نے بذریعہ خطوط و ٹیلیگرام اس مقدس مہینے میں اپنے لئے دعاؤں کی درخواست کی تھی اس موقعہ پر آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور آپ کے عالمگیر مہم میں کامیابی و کامرانی کے لئے نیز خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے افراد کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اور بزرگان سلسلہ اور مبلغین کرام کے لئے بھی خصوصی دعا کی تحریک فرمائی اور حاضرین سمیت لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔

نماز عید الفطر

مقامی طور پر ماہ شوال کا چاند ۲۹ ویں روزہ مکمل ہونے کے بعد مورخہ ۱۱ر جولائی کو دیکھا گیا جس کے ساتھ ہی تمام احمدی گھروں میں عید سعید کی خوشیاں پھیل گئیں۔ مورخہ ۱۲ر جولائی کو پہلے سے کئے گئے اعلان کے مطابق احباب مسجد اقصیٰ میں جمع ہو گئے۔ جبکہ مستورات مسجد مبارک اور دالان حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا میں پہنچ گئیں۔ ٹھیک ۹ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عید سعید کا دوگانہ پڑھایا۔ بعدہ آپ نے خطبہ عید ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دن اس لحاظ عید یعنی خوشی کا دن ہے کہ مومن نے مسلسل ایک ماہ کی ریاضت اور عبادت مکمل کر لی ہے اور آج ہم سب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں آپ نے خطبہ کے دوران فرمایا کہ جو تبدیلی رمضان کے مہینہ میں ہمارے اندر پیدا ہوتی ہے اسے برقرار رکھنے اور اس پر دوام اختیار کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک مومن کی شان یہی ہے کہ وہ سنت نبوی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے خوشی کا ہر دن خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے گزارتا ہے اور اپنی اس خوشی میں دوسروں کو بھی شامل کرتا ہے آخر میں آپ نے حاضرین کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور حقیقی داعی الی اللہ بننے کی تلقین فرمائی۔

خطبہ ثانیہ میں آپ نے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خود نوشتہ ایک تازہ اور روح پرور مکتوب پڑھ کر سنایا (یہ مکتوب اس اشاعت میں صفحہ اول پر ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے) بعدہ آپ نے پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام احباب نے ایک دوسرے کو گلے مل کر عید کی مبارکباد دی۔ اسی طرح سب دوستوں نے محترم صاحبزادہ صاحب سے باری باری معانقہ کر کے عید کی مبارکباد دی۔

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ملک کے دور دراز علاقوں سے تشریف لانے والے مہمانان کرام کے علاوہ مضافات قادیان میں حصول معاش کی غرض سے آباد کم و بیش دو ہزار یوپی اور بہار کے مسلمان بھائی بھی نماز عید ادا کرنے کی غرض سے قادیان تشریف لائے چنانچہ بعد نماز عید جملہ مہمانان کی احاطہ لنگر خانہ میں محترم چوہدری عبد القدیر صاحب انچارج لنگر خانہ کی زیر نگرانی تواضع کی گئی اس سلسلہ میں عملہ لنگر خانہ مکرم ... صاحب۔ مکرم محمد انعام صاحب ذاکر۔ مکرم شفیق احمد صاحب۔ مکرم حفیظ احمد صاحب گجراتی۔ مکرم غلام احمد صاحب کے علاوہ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد۔ مکرم بشیر احمد صاحب کالا افغاناں۔ مکرم ... اقبال صاحب چیمہ۔ مکرم محمد عارف صاحب ننگلی۔ مکرم محمود احمد صاحب۔ مکرم ممتاز احمد صاحب ناصر۔ مکرم بشیر الدین صاحب ننگلی۔ مکرم محمود احمد صاحب پونچھی۔ عزیز عبد القدوس پونچھی۔ عزیز نذیر احمد پونچھی۔ مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی۔ عزیز منور احمد گجراتی۔ عزیز مبارک احمد ننگلی۔ عزیز کریم احمد خورشید عزیز انوار احمد گجراتی۔ عزیز ... احمد عزیز محمد نسیم احمد گجراتی۔ عزیز ... احمد پونچھی عزیز عبد الرؤف۔ عزیز زین الدین عزیز ... ننگلی۔ عزیز ... ایم محمد عزیز جمال الدین مالاباری۔ عزیز شفیق احمد مالاباری عزیز ابراہیم۔ پی محسن۔ عزیز منور احمد پونچھی۔ عزیز عبد الوکیل ... عزیز مبشر ... عزیز محمد بشیر پونچھی۔ عزیز منیر احمد ننگلی اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے تعاون کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد:

نصرت الیوم مطعام الاطعام

کا نظارہ افراد جماعت نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

رمضان المبارک کے دوران بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں عزیزم مکرم حافظ ظاہر احمد صاحب طاہر ابن مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم نماز تراویح پڑھاتے رہے جبکہ مسجد مبارک میں نماز تہجد پڑھانے کی سعادت مکرم حافظ ... صاحب نے حاصل کی۔

رمضان المبارک کے دوران ہر دو مرکزی مساجد میں بعد نماز فجر درس الحدیث کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ مسجد مبارک میں پہلے دس روز مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے دوسرے دس روز مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے اور آخری عشرہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے درس دیا۔ مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے سات یوم مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے آٹھ یوم مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے پانچ یوم اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے ۹ آخری نو یوم درس دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کے روزے اور عبادات قبول ہوں آمین۔

(رپورٹ مرتبہ: جاوید اقبال اختر)

جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے عید ملاپ پارٹی

قادیان مورخہ ۱۵ر جولائی۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے آج شام چھ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں عید ملاپ پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں جناب سردار جے ایس مینی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور جناب سوم ناتھ صاحب جی۔ اے ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ جناب سردار جگندر سنگھ صاحب ایس۔ ڈی ایم بٹالہ۔ جناب روشن لال صاحب ایس۔ ایچ او قادیان اور جناب سردار گورنام سنگھ صاحب باجوہ سابق وزیر پنجاب کے علاوہ ہر مذہب اور مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے تقریباً ایک سو مقامی احباب شریک ہوئے۔ سب مہمانوں کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی بعدہ ایک مختصر سی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے اس تقریب کی اہمیت اور غرض و غایت بیان کی اور قومی اتحاد و ملکی استحکام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خوشکن مساعی کا مختصراً ذکر کیا۔ آپ کے بعد جناب ڈی۔ سی صاحب نے اس تقریب میں شمولیت پر دلی مسرت اور فخر کا اظہار کیا اور فرمایا یہ تقریب یقیناً قومی اتحاد کا ایک بہت اچھا مظاہرہ ہے۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے مختصر سے خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ اپنے ملک کی وفادار اور حکام کی اطاعت کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ ہم اپنے حکام کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کو ہمیشہ اُن سے تعاون کرنے والا پائیں گے۔ نظارت امور عامہ اس موقعہ پر جملہ افسران ضلع و تحصیل بٹالہ اور معززین علاقہ کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ وہاں پر مکرم افسر صاحب لنگر خانہ کے علاوہ طلباء مدرسہ احمدیہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے اس تقریب کے انتظامات ...

(رپورٹ: ... ناظر امور عامہ قادیان)

شاہراہ غلبہ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

صوبہ اڑیسہ کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کیرنگ رقمطراز ہیں کہ جماعت احمدیہ کیرنگ کے جلسہ سالانہ کے بعد اڑیسہ کی درج ذیل جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔

(۱) — **مانیکا گوڈا:** — اس جماعت میں جلسہ کی صدارت جناب راج کشور صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی خاکسار عبد الحلیم کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ غلام احمد صاحب اور مکرم روشن دین صاحب کی نظم خوانی سے آغاز پذیر ہوئی جلسہ میں ہندو بھائی بھی بکثرت موجود تھے۔ اجلاس میں مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب (بزبان اڑیہ) مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے تقاریر کیں۔ بعدہ مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے جملہ مہمانوں کو اپنے گھر پر کھانا کھلایا جلسہ میں بعض سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔

(۲) — **بھوبنیشور:** — یہاں جلسہ کی کارروائی مکرم سید عبد السلام صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب، مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی اور مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب نے تقاریر کیں اس موقعہ پر دو ہزار تبلیغی پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

(۳) — **سونگھڑہ:** — اس جماعت میں جلسہ کی کارروائی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کی صدارت میں خاکسار عبد الحلیم مبلغ کیرنگ کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ابو النصر نقیر احمد صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی محترم صدر صاحب نے ڈالی۔ بعدہ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب، پروفیسر نشاط کار صاحب، مسٹری دلیپ نندا صاحب اور مسٹری الیجے نندا صاحب نے تقاریر کیں جن میں ان مقررین نے آنحضرت صلعم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آخری تقریر محترم صدر صاحب نے فرمائی جس کا موضوع "موعود اقوام عالم" تھا۔ اس جلسہ میں بھی قریب و جوار کے بہت سے ہندو بھائی شریک ہوئے۔ اراکین وفد نے راستہ میں دھوانی ساہی میں قیام کیا اور اگلے دن مکرم سید نظام الدین صاحب کی شدید خواہش پر رام کیا پور بھی گئے۔ بعض مولوی حضرات کی طرف سے شرارت کرنے کا منصوبہ بھی بنایا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو کامیابی نصیب نہ ہوئی۔

اگلے روز دوسرا اجلاس بھی زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم ابو النصر نقیر احمد نے کی اور نظم مکرم عبد الجبار خان صاحب نے پڑھی بعدہ خاکسار عبد الحلیم مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ محترم صدر صاحب کی اختتامی تقریر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(۴) — **کٹک:** — بعد نماز مغرب مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت مکرم سید ظفر الدین نے اور نظم مکرم عبد الصمد صاحب نے سنائی بعدہٗ مکرم مولوی محمد عمر صاحب اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے بعض اہم تربیتی امور کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول کرائی۔

(۵) — **بھدرک:** — یہاں جلسہ کا پروگرام بعد نماز مغرب رکھا گیا جو زیر صدارت محترم مولوی بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوا اس جلسہ میں شرکت کے لئے اور قریب و جوار کے بہت سے احمدی احباب آئے ہوئے تھے۔ وانی تال سے مکرم رحمت اللہ صاحب بھی بہت سے ہندو افسران اور پروفیسر صاحبان کو جلسہ میں شریک کرنے کے لئے لائے تھے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم وسیم احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم رفیق احمد صاحب مسندی نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم صدر صاحب جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں آنحضرت صلعم کی سیرت کے بعض اہم پہلوؤں کو نہایت احسن رنگ میں بیان فرمایا اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ بھدرک۔ مکرم مولوی شرافت احمد

خان صاحب، مکرم مولوی محمد عمر صاحب۔ خاکسار عبد الحلیم مبلغ اور مکرم مولوی غلام محمد دین صاحب نے تقاریر کیں جلسہ کی آخری تقریر مکرم صدر صاحب نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی اور اڑیسہ کے احباب جماعت کے مخلصانہ تعاون کو بابرکت عطا فرمائے آمین

چھ افراد کا قبول حق

مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ اڑیسہ ہی رقمطراز ہیں کہ کرڈاپلی میں مجالس انصار اللہ صوبہ اڑیسہ کے اجتماع سے فارغ ہونے کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، خاکسار شیخ عبد الحلیم۔ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے پنکال۔ کوٹیلو تالا بر کوٹ۔ کنگھا۔ تاراکوٹ۔ بھدرک۔ سورو۔ ہلدی پدا۔ بستہ۔ کیرنگ۔ بڑوانی مانیکا گوڈا۔ بھوبنیشور۔ سونگھڑہ اور کینڈرا پاڑہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ اس دوران بھدرک میں دو جلسے ہوئے اور سینکڑوں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ خدا کے فضل سے کرڈاپلی میں دو بیعتیں ہوئیں۔ تاراکوٹ میں ایک وکیل صاحب کو بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ ہلدی پدا میں بھی چھوٹے اور بڑے چار افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ دورہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم سب آریہ سماج کے جلسہ سرو دھرم سمیلن میں جو مانیا بندھ کے مقام پر منعقد ہوا شریک ہوئے سمیلن میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تلاوت کلام پاک کی۔ مکرم غلام نبی صاحب نے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کا ترجمہ اڑیہ زبان میں سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بفضلہ تعالیٰ ہماری تقاریر کا اچھا اثر ہوا آخر میں کثیر تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی تبلیغی مساعی

مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد تحریر فرماتی ہیں کہ صدر لجنہ جڑچرلہ کی خواہش پر خاکسار اور مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری تبلیغ دو روزہ پروگرام بنا کر جڑچرلہ گئیں پہلے دن لجنہ کے انتخاب سے متعلق اجلاس منعقد ہوا جس میں انتخاب کی کارروائی عمل میں آئی اس موقعہ پر لجنہ کو اُن کی اہم ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کیا گیا۔ دوسرے روز صدر لجنہ جڑچرلہ کے ہمراہ ہم دونوں اور کچھ احمدی بہنیں تبلیغی پروگرام پر روانہ ہوئیں۔ چند غیر احمدی گھرانوں میں اور ایک ہوٹل میں جاکر پیغام حق پہنچایا گیا اور اسلام کی صحیح تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ انہوں نے اجلاسات میں شرکت کا وعدہ کیا آپس کی بات چیت سے بہنوں نے اچھا اثر لیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین

کلکم (کیرالہ) میں خدام الاحمدیہ کیرالہ کا پہلا سالانہ اجتماع

مکرم کے شمس الدین صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرالہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ مئی کو کلکم (کیرالہ) میں خدام الاحمدیہ کیرالہ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اس غرض سے کلکم کی مسجد احمدیہ کے قریب وسیع پنڈال بنایا گیا تھا۔ بعد نماز جمعہ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب تبر مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت اجتماع کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب ... صدر سلسلہ کیرالہ نے اجتماع کا افتتاح کیا۔ مکرم پی احمد سعید صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان کا پیغام پڑھ کر سنایا اس کے بعد کچھ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کئے جانے کے بعد مکرم محمد عارف صاحب انسپکٹر وقف جدید کی زیر صدارت خدام و اطفال کا مقابلہ حسن قرأت ہوا۔ مورخہ ۱۴ مئی کو با جماعت نماز تہجد و نماز فجر کی ادائیگی اور درس قرآن مجید کے بعد خدام و اطفال کا مقابلہ تقاریر منعقد ہوا اس دوران مکرم کے جلال الدین صاحب ر لکش دیپ اور مکرم سائی محی الدین کٹی صاحب نے تقاریر کیں اور مکرم وحید الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے نظم پڑھا بعدہٗ کچھ ورزشی مقابلے ہوئے۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کئے جانے کے بعد مکرم این کنجی احمد صاحب منگاڈی کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی فاروق احمد صاحب

مبلغ سلسلہ - مکرم یُو ابو بکر صاحب معلم وقفِ جدید - خاکسار سی شمس الدین - مکرم وحید الدین صاحب شمس نے تقاریر کیں - مورخہ ۱۵ مئی کو باجماعت نمازِ تہجد و نمازِ فجر کی ادائیگی اور درس القرآن کے بعد ورزشی مقابلے ہوئے اس کے بعد مکرم مولوی یُو ابو بکر صاحب معلم وقفِ جدید کی زیرِ صدارت اجلاس منعقد ہوا - جس میں مکرم بشیر احمد صاحب پینگاڈی کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم ٹی احمد سعید صاحب نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے خدام الاحمدیہ کو نصائح پر مشتمل مضمون کا ترجمہ سنایا اور مکرم ایم علی کویا صاحب مدیر رسالہ "صداقت" نے ازدواجی زندگی کی فضیلت کے موضوع پر تقریر کی - بعدہٗ خدام و اطفال کے مقابلہ جات نظم خوانی منعقد ہوئے اس کے بعد مکرم کے پی کنہا محمد صاحب صدر جماعت کالی کٹ - مکرم محمد عارف صاحب انسپکٹر وقفِ جدید - مکرم مولوی آئین کٹی صاحب اور مکرم سی پی محی الدین کٹی صاحب نے تقاریر کیں - بعدہٗ ورزشی مقابلہ جات ہوئے -

مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کئے جانے کے بعد مکرم مولوی یُو ابو بکر صاحب معلم وقفِ جدید کی زیرِ صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی یوسف صاحب معلم وقفِ جدید، مکرم مولوی محمد علوی صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم ٹی کے شہود صاحب نے تقاریر کیں - اس موقعہ پر خدام کے دینی امتحان کا نتیجہ سنایا گیا اور مکرم مولوی محمد علوی صاحب نے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے - قائد مجلس کالیکٹ نے احباب کا شکریہ ادا کیا اس کے ساتھ ہی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا -

روٹری کلب وارنگل میں نمائندہ جماعت کی تقریر

مکرم مولوی شہاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ کندور (آندھرا) لکھتے ہیں کہ مکرم محمد شریف صاحب ساکن وارنگل جو روٹری کلب کے ممبر ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے نائب صدر اور سیکرٹری بھی ہیں کی خواہش پر روٹری کلب وارنگل میں محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الدین صاحب کی تقریر کا اہتمام کیا گیا -

چنانچہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۹ مئی ۸۳ء کو مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ حیدرآباد، عزیزم سلطان محمد الدین اور مکرم وسیم احمد صاحب پر مشتمل جماعتی وفد بذریعہ ٹرین شام چھ بجے وارنگل پہنچا خاکسار اور مکرم محمد شریف صاحب نے اسٹیشن پر وفد کا استقبال کیا - مکرم محمد شریف صاحب نے اس موقعہ پر ایک خوبصورت کارڈ شائع کروائے اور تقریباً ڈیڑھ سو افراد کو اس میں مدعو کیا جن میں بعض اخباری نمائندوں کو بھی دعوت دی گئی - محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب نے بزبان انگریزی "مذہب اور سائنس" کے عنوان پر تقریر فرمائی - آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں ثابت کیا کہ سائنس مذہب کے خلاف نہیں - خصوصاً قرآن کریم جو مذہب اسلام کی شریعت کی کتاب ہے سائنس کے بالکل ساتھ ساتھ چلتی ہے - موصوف نے اپنی تقریر میں جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات بھی پیش فرمائے آپ کی تقریر کا وقت ایک گھنٹہ تھا بعد میں سامعین نے مختلف سوالات مختلف موضوع سے کئے جن کے آپ نے جواب دیئے -

تقریر کا پروگرام کے آخر میں صدر صاحب روٹری کلب و دیگر افراد نے محترم حافظ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور حافظ صاحب کی خدمت میں روٹری کلب وارنگل کی جانب سے ایک قیمتی تحفہ پیش کیا جبکہ محترم حافظ صاحب نے روٹری کلب وارنگل کے لئے قرآن کریم انگریزی اور جماعتی لٹریچر بطور تحفہ دیا مکرم محمد شریف صاحب نے مدعوین کے لئے ڈنر کا انتظام فرمایا تھا تمام حاضرین نے اس میں شرکت کی آخر میں خاکسار نے تمام حاضرین کی خدمت میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا - دوسرے دن اس پروگرام کی خبر تلگو اور انگریزی اخبارات نے نمایاں رنگ میں شائع کی -

درخواستہائے دُعا: - مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم امراز حسین صاحب شاہد کی اپنی بیٹی عزیزہ [illegible] القدوس صاحبہ کی انٹر کے امتحان میں نمایاں کامیابی کی خوشی میں دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے عزیزہ کی کامیابی کے ہر جہت سے بابرکت اور مزید علمی کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ ہونے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہیں - (ادارہ)

انتقالِ پُر ملال

افسوس! مکرم قریشی محمد صادق صاحب آف شاہجہانپور بعمر قریباً ۷۹ سال مورخہ [illegible] بروز جمعۃ الوداع دو ماہ کی طویل علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے - سلسلہ عالیہ احمدیہ، خلفائے عظام اور مرکز سے گہری عقیدت و محبت رکھنے والے تھے خاکسار ماہ جنوری ۸۳ء میں شاہجہانپور آیا تو بڑی محبت اور شفقت سے پیش آئے اور ہمیشہ عزیزوں کی طرح خیال رکھا - اسی دوران جب جماعت شاہجہانپور کے حالات کے پیش نظر مرکز کی طرف سے بعض احکامات کی تنفیذ کی گئی تو مرحوم نظام جماعت کی کما حقہٗ اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرنے والے تھے بعض خاندانی معاملات کی وجہ سے احباب جماعت میں کشیدہ تعلقی کا سلسلہ بھی تھا - حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ الودود کے ایک پُر محبت آموز خطاب کو سُنتے کے بعد سب سے پہلے صلہ رحمی کرنے اور تمام افراد سے اپنے لئے دعا کی درخواست اور اپنے قصور وار کی تلافی کے لئے معافی مانگنے میں پہل کی - تمام افراد نے تقریباً [illegible] اور تھی - علاج و معالجہ کی ہر ممکن تدبیر عمل میں لانے کے باوجود آپ کی زندگی دفا نہ کر سکی بیماری کے دوران مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب اور اُن کے بچوں نے بڑی تیمارداری کی آپ نے اپنے پیچھے عمر رسیدہ بیوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑی ہے بفضلہٖ تعالیٰ آپ کے سبھی بچے نیک اور خدمت سلسلہ کرنے والے ہیں اور سب ہی اس موقعہ پر حاضر تھے اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین -

خاکسار: عبد الرشید ضیاء مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن شاہجہانپور

ہماری پیاری مشفق والدہ

ہماری پیاری اور شفیق والدہ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ زوجہ محترم احمد عبداللہ صاحب فاضل مرحوم ۱۶ مئی ۱۹۸۳ء کی صبح ۷ بجے دل پر حملہ کے باعث وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار ہونے کے علاوہ روزانہ بلاناغہ تلاوت قرآن مجید کیا کرتی تھیں ہمارے والد صاحب مرحوم چونکہ سلسلہ کی خدمات انجام دیتے تھے جن کی وجہ سے وہ اکثر گھر سے دور رہے - مرحومہ نے اپنی اولاد (جو سات لڑکوں پر مشتمل ہے) کی تعلیم و تربیت کا فریضہ نہایت احسن رنگ میں انجام دیا - جماعتی جلسوں میں ہمیشہ باپردہ وقفہ سے شریک ہوتی تھیں قادیان کے جلسہ سالانہ میں بھی متعدد بار شرکت کی اور ایک بار جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی شریک ہوئیں امسال عمرہ کرنے کا بھی ارادہ تھا - مرحومہ نے ماہ جنوری ۱۹۸۳ء میں بعض منذر خواب دیکھے جو انہوں نے اپنے بچوں کو بتا دیئے اس سے قبل ہارٹ اٹیک کے دو حملے ہو چکے تھے علاج جاری تھا اپنی وفات سے قبل ہی اپنا ذاتی سامان سب بچوں میں تقسیم کر دیا تھا سب سے بڑا بیٹا بیوی اور بہوؤں کو اکٹھا کر کے نیکی کی تلقین کیا کرتی تھیں وفات کے دن رات کو چار بجے نمازِ تہجد اور نمازِ فجر باجماعت ادا کی اس دن ہمارے ایک بھائی جو رخصت پر آئے تھے واپس جا رہے تھے ان کو رخصت کرتے ہوئے آنسو نکل پڑے اس کے بعد وہ اپنے روزمرہ کے کام میں لگ گئیں - آٹھ بجا ہوگا تو کچھ بے چینی محسوس کی اور پانی پیا اُسی کے ایک دو گھونٹ کے بعد فوری طور پر دوا خانہ لے جایا گیا ڈاکٹروں نے دیکھ کر کہا کہ وہ وفات پا چکی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون -

[illegible] بلانے والا ہے سب سے پیارا [illegible] اسے دل تو جاں فدا کر

پیاری والدہ مرحومہ ہمارے لئے جنت اور خیر و عافیت کے ساتھ دعائیں کیا کرتی تھیں [illegible] ہم سب افراد خاندان [illegible] آپ [illegible]

تدفین عمل میں آئی - بعد میں کئی احباب جماعت سے تعزیت کا خط آ رہے ہیں [illegible] آتا ہے ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے ہم سب افراد خاندان پر اپنا فضل فرمائے آمین!

طالبان دعا: احمد حمید و احمد عبد الباسط و دیگر برادران حیدرآباد

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:

* ——— امیدوار میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہو۔
* ——— امیدوار اردو بخوبی پڑھ لکھ سکتا ہو۔
* ——— امیدوار قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کے لئے وظائف بھی رکھے ہیں۔ جو امیدواران کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ میں پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۴ ر تبوک ۱۳۶۲ ہش (۲۴ ستمبر ۱۹۸۳ء) سے شروع ہو جائے گی۔

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے امیدوار نظارت ہذا سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کریں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے ماہ ظہور ۱۳۶۲ ہش (اگست ۱۹۸۳ء) کے آخری ہفتہ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ داخلہ کی منظوری سے متعلقہ امیدوار کو بروقت اطلاع بھجوائی جا سکے اور پھر وہ امیدوار مدرسہ احمدیہ قادیان میں بروقت حاضر ہو کر پڑھائی شروع کر سکے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

تقریب رخصتانہ

مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش قادیان کی بیٹی عزیزہ فردوس بیگم سلمہا کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۹ ... کو ایمانسازی ... بخیر و خوبی عمل میں آئی۔ واضح رہے کہ عزیزہ کا نکاح قبل ازیں عزیزم ... محمود اقبال صاحب ابن مکرم ملک عبد الرحمن صاحب ساکن بھدرواہ (کشمیر) کے ... قادیان میں ہی پڑھا جا چکا تھا۔ مکرم قریشی فضل حق صاحب نے خوشی کے اس موقع پر ... بدر میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔ قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ——— (ادارہ)

اعلان نکاح اور درخواست دعا

مکرم ... صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ... گوری دیوی پیٹھ ... اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بڑے لڑکے محمد تاج الدین صاحب احمدی کا نکاح مکرم محمد ... صاحب ساکن ... تعلقہ ... وضلع کھمم (آندھرا پردیش) کی دختر مسماۃ قادرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پانچ سو روپے حق مہر پر مورخہ ۹ ر ۶ کو پڑھا گیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر موصوف نے ... روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ ... یہ نکاح ہر جہت سے بابرکت اور ہر دو خاندانوں کے تعلقات کو مضبوط ... اور اولاد نافعہ میں جملہ ... کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بدر کی اعانت اور توسیع اشاعت آپکا جماعتی فرض ہے

قسط ششم

انتخاب عہدیداران جماعتہائے بھارت

مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء

چندا پور (آندھرا)

صدر جماعت	مکرم محمد حشمت اللہ صاحب
سیکرٹری ...	,, محمد انعمت اللہ صاحب
,, مال	,, رحمت اللہ صاحب
,, امور ...	,, محمد قدرت اللہ صاحب
,, تبلیغ	,, ... احمد صاحب
قاضی	,, ... اللہ صاحب

عثمان آباد (مہاراشٹر)

صدر جماعت	مکرم ... صاحب (احمدی)
سیکرٹری مال	,, محمد ... صاحب

کبیرہ (بنگال)

صدر جماعت و سیکرٹری مال	مکرم عبد اللطیف صاحب
سیکرٹری تبلیغ	,, ... صاحب
,, امور عامہ	,, عبد الحمید صاحب
,, ضیافت	,, ... علی صاحب
,, تعلیم و تربیت و رشتہ ناطہ	,, مولوی شہید اللہ صاحب

حیدرآباد (آندھرا)

امیر جماعت	مکرم ... الدین صاحب
نائب امیر	,, سید ... علی صاحب
سیکرٹری مال	,, محمد احمد صاحب غوری
,, تبلیغ و تربیت	,, ارشاد حسین صاحب
,, تعلیم	,, شیخ مسعود احمد صاحب ...
,, امور عامہ و خارجہ	,, سید ... علی صاحب
,, وقف جدید	,, ... صاحب
,, وصایا	,, محمد ... الدین صاحب
,, ...	,, احمد ... صاحب
,, ضیافت	,, مسعود احمد صاحب ...

سیکرٹری بائبل	مکرم سید ... صاحب
آڈیٹر	,, غلام حیدر خاں صاحب
...	,, محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی
سیکرٹری وقف جدید	,, سید غوث صاحب

بنگلور (کرناٹک)

صدر جماعت	مکرم محمد شفیع اللہ صاحب
سیکرٹری مال	,, محمد حفیظ اللہ صاحب
,, تبلیغ	,, ... احمد صاحب سلیم
,, امور عامہ	,, محمد ... اللہ صاحب
,, تحریک جدید	,, محمد ... اللہ صاحب قریشی
,, تعلیم	,, ایم عنایت اللہ صاحب نسیم
,, وقف جدید	,, محمد ... اللہ صاحب
آڈیٹر	,, محمد سمیع اللہ صاحب
امام الصلوٰۃ	,, محمد ... اللہ صاحب

کیرنگ (اڑیسہ)

قاضی	مکرم عبد الرحمن خان صاحب
آڈیٹر	,, شیخ سلیم الدین صاحب

نوٹ: ... عہدیداران کا اعلان اس سے قبل ہو چکا ہے۔

موہن پور

صدر جماعت	مکرم ... صاحب
جنرل سیکرٹری	,, ڈاکٹر ... صاحب
سیکرٹری مال	,, ... الدین ... صاحب
,, تبلیغ	,, ... عبد الرشید صاحب
,, تعلیم و تربیت	,, ... صاحب

سندرپاڑہ (اڑیسہ)

صدر جماعت	مکرم ... صاحب
نائب صدر	,, شیخ ... الدین صاحب
سیکرٹری مال	,, ... احمد صاحب
سیکرٹری ...	,, ... احمد صاحب
امین	,, شیخ لئیق احمد صاحب

منظوری زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

سال ۱۳۶۲ ہش ۱۹۸۳ء کے لئے مندرجہ ذیل زعماء مجالس انصار اللہ کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو حسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے ... اراکین مجالس کا ... تعاون کرنے کی توفیق عطا ... آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان بھارت

نام مجلس	نام زعیم
۱۔ کلکتہ	مکرم ... صاحب زعیم و ناظم ... بنگال
۲۔ کوریل کشمیر	,, ... صاحب
۳۔ ...	,, ... شاہ صاحب
۴۔ کوڈالی (کیرالہ)	,, مبارک احمد صاحب

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

جملہ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ، جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس ابھی سے اس سالانہ علمی اجتماع میں شرکت کے لئے پوری تیاری کریں۔ اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔

۲۔ اجتماع کا چندہ مجالس سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جملہ زعماء کرام ارسال فرماویں۔

دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اسی طرح حضور پر نور نے اسی موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب بابت ۸۴-۱۹۸۳ تا ۸۵-۱۹۸۴ء کی بھی منظوری عنایت فرما دی ہے۔ یہ انتخاب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر نگرانی عمل میں آئے گا۔

یاد رہے کہ حسب قواعد دستور اساسی مجلس کی مجموعی تعداد اراکین کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر پچیس کے سر پر ایک نمائندہ مجلس شوریٰ میں شرکت کر سکے گا۔ قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ تاکہ جہاں اجتماع میں مجلس کا نمائندہ شوریٰ میں شامل ہو کر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی کارروائی میں شمولیت اختیار کر سکے۔ شرائط انتخاب اور سالانہ اجتماع کے جملہ پروگرام بذریعہ سرکلر بھجوائے جا رہے ہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا پانچواں سالانہ اجتماع مورخہ ۳، ۴ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ اتوار بمقام آسنور کولگام کشمیر منعقد ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جملہ مجالس صوبہ کشمیر زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شرکت کریں۔ اور جملہ خدام سے چندہ اجتماع وصول کریں نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ آمین

اس سلسلہ میں درج ذیل پتہ جات پر خط و کتابت کی جا سکتی ہے۔

(۱) میر عبدالرحمن قائد علاقائی حلقہ نمبر ۱ یارہی پورہ اسلام آباد کشمیر ۱۹۲۲۳۲

(۲) ڈاکٹر فاروق احمد قائد علاقائی حلقہ نمبر ۲ معرفت احمدیہ مسجد

MUNICIPALTY ROAD SRINAGAR 190001

(۳) بوساطت محمد ڈار قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کولگام کشمیر۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے ارشاد کے مطابق آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مسلم کانفرنس کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب یہ کانفرنس ان شاء اللہ تعالیٰ ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو بمبئی میں منعقد ہوگی۔

۲۔ اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کے لئے محترم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

۳۔ کانفرنس کے انعقاد سے قبل پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام رکھا گیا ہے۔ بمبئی جماعت تعداد کے لحاظ سے چھوٹی جماعت ہے اس لئے وہ دوسری جماعتوں کے افراد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے کم از کم پندرہ روز کانفرنس سے قبل تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ جو احباب داعی الی اللہ بنتے ہوئے اپنے دو ہفتے بمبئی اور گرد و نواح میں تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں براہ کرم وہ اپنے اسمائے گرامی سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ایسے احباب کو جماعت احمدیہ بمبئی رہنے کی سہولت اور بورڈنگ مہیا کرے گی۔ بقیہ اخراجات انہیں از خود برداشت کرنے ہوں گے۔

۴۔ جو احباب کانفرنس میں شرکت فرمانے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کانفرنس کے ایام میں ان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا لیکن جو افراد اپنے اخراجات پر کسی ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیں براہ کرم وہ بھی مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے کمرہ بُک کروایا جا سکے۔

۵۔ بمبئی سے واپسی کے لئے اگر ریزرویشن کروانی مقصود ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں کیونکہ یہاں سے ریزرویشن میں دقت ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے اطلاع ہو تو احباب کو واپسی سفر میں سہولت ہوگی۔

۶۔ جماعت احمدیہ بمبئی جملہ احباب کرام سے اس کانفرنس کے کامیاب و بابرکت و نتیجہ خیز ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

المعلن:۔ محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم بمبئی

17-Y.M.C.A ROAD BOMBAY 400008

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بمقام یاڑی پورہ کشمیر

احمدیہ صوبائی مشاورتی کمیٹی کشمیر و صوبائی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات درج ذیل پروگرام کے مطابق عمل میں آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے کانفرنس میں شمولیت کی درخواست ہے۔ صدر صاحبان اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے شامل ہونے والے مہمانان کرام کی تعداد کے بارے میں بروقت اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت سے کانفرنس و اجتماعات کی ہر جہت سے کامیابی اور اس کے شیریں ثمرات سے متمتع ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

پروگرام درج ذیل ہے:۔

۱۔ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس ۲۷، ۲۸ اگست ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ اتوار بمقام یاڑی پورہ (کشمیر)

۲۔ اجتماع انصار اللہ ۲۷ اگست ۸۳ء بعد نماز مغرب بروز ہفتہ بمقام یاڑی پورہ (کشمیر)

۳۔ اجتماع خدام الاحمدیہ ۳، ۴ ستمبر بروز ہفتہ اتوار بمقام آسنور (کشمیر)

۴۔ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۳۱ اگست ۱۹۸۳ء بروز بدھ بمقام ناصر آباد (کشمیر)

ضروری معلومات کے لئے درج ذیل پتوں پر رابطہ قائم کریں۔

عبدالحمید ٹاک
صدر صوبائی احمدیہ مشاورتی کمیٹی
یاڑی پورہ (کشمیر)

غلام نبی نیاز
احمدیہ ہیڈ کوارٹرز، احمدیہ مسجد نزد آئی جی پی آفس
(سرینگر)

المعلن:

سنٹرل احمدیہ صوبائی مشاورتی کمیٹی۔ یاڑی پورہ ۱۹۲۲۳۲ اسلام آباد (کشمیر)

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD,
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS,
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: تپسیا ربر ورکس
۲۸ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"[illegible]"
اللہ تعالیٰ نے مجھے اصلاح خلق کے لئے بھیجا ہے"
(فتح اسلام ۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لیری لون مل
نمبر ۵-۲-۱۰۸
[illegible]
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۲

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز 23-5222 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے: ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹرز
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!!

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360.

آٹوونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
77-A, RASOOL BUILDING,
[illegible] CROSS LANE
MADANPURA
P.O. BOX - 4583.
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲/۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۴۴۲۱۷

ارشادِ نبوی

"اِنَّ اللّٰہَ قَالَ: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ"

(صحیح بخاری)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے دوست سے دشمنی رکھتا ہے وہ مجھ سے لڑنے والا ہے۔

طالبِ دُعا:- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (نیا شہر)

حدیث شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم:-

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں۔" (صحیح بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"اسلام کا لفظ ہی مسلمان بناتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم)

پیشکش:-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

ایچ موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ

سی - آئی - ٹی کالونی

مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ABDUY LEATHER ARTS,

34/3 3RD MAIN ROAD

KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS,

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

احمد الیکٹرانکس

یاری پورہ (کشمیر)

کے ٹی ایس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو - ٹی وی - آٹو شاپ پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

حیدرآباد دکن - فون:- ۴۲۲۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام سٹار بون

سٹار بون اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرسٹ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۵۰۰۰۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ایڈر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!